حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر
مفتیِ اعظم ہند اکیڈمی
چمیلی چوک، صدر بازار، دھمتری، چھتیس گڑھ

میں شک نہ ہوا۔ امام عبدالوہاب شعرانی 'الیواقیت والجواہر' میں فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا 'اَتَذْکُرُ یَوْمَ یوم' کیا تمہیں اس دن والا دن یاد ہے؟ عرض کی ہاں یاد ہے، اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور نے بَلٰی فرمایا تھا۔ بالجملہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ روز الست سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے ابد الآباد تک سردار مسلمین ہیں، یو ہیں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ اس بارے میں میرا ایک خاص رسالہ ہے۔ 'تنزيه المكانة الحيدرية عن وصمة عهد الجاهلية'۔

استفتا:۔ دھوبی کے یہاں گیارہویں شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں اور فاحشہ کے یہاں کھانے اور اس سے قرآن عظیم تلاوت کرنے کی تنخواہ لینے کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ دھوبی کے یہاں کھانے میں کوئی حرج نہیں، یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ دھوبی کے یہاں کا کھانا جائز نہیں، محض باطل ہے۔ ہاں فاحشہ کے یہاں کھانا جائز نہیں، وہ تنخواہ[1] اگر اس ناپاک آمدنی سے دے تو وہ بھی حرام قطعی، اور اگر اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچی ہو اور وہ اپنے اسی مال سے دے اس کا لینا قطعی حرام، البتہ اگر قرض لے کر قیمت دے تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عرض:۔ اگر بچے کی ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر حلق میں پہنچ گیا ہو تو کیا حکم ہے۔

ارشاد:۔ مونھ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچے کے جوف میں پہنچے گا حرمت رضاعت لائے گا۔ یہ وہی فتویٰ ہے جو ۱۴ ارشعبان ۱۲۸۶ھ کو سب سے پہلے اس فقیر نے لکھا اور اسی ۱۴ ارشعبان ۱۲۸۶ھ کو منصب افتا عطا ہوا، اور اسی تاریخ سے بحمد اللہ تعالیٰ نماز فرض

(۱)۔ قرآن عظیم کی تلاوت پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہیں، نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ اقرؤا القرآن ولا تاکلوا بہ ہاں جبکہ خاص تلاوت پر معاہدہ نہ ہوا ہو مثلاً ایک حافظ کو ملازم رکھا اور اس کے متعلق پھر یہ کام بھی کر دیا۔ تو اب اسے تنخواہ لینا جائز ہے کہ وہ اجرت تلاوت قران کی نہیں بلکہ اس کے وقت کی اجرت ہے، یہی مقصود اعلیٰ حضرت ہے اور تعلیم قرآن بخوف ذھاب قران پر جواز اجرت کا فتویٰ متاخرین نے دیا ہے۔ اگر یہ صورت ہو تو بھی جائز ہے اور محض تلاوت پر اجرت کا وہی حکم ہے۔ ۱۲)

OK

ہوئی، اور ولادت ۱۰/ شوال مکرم ۱۲۷۲ھ روز شنبہ وقت ظہر، مطابق ۱۴/ جون ۱۸۵۶ء، ۱۱/ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ء سمبت کو ہوئی، تو منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳/ برس دس مہینہ چار دن کی تھی، جب سے ابتک برابر یہی خدمت دین لی جارہی ہے۔ والحمدللہ۔

عرض:۔ رکوع وسجود میں بقدر سبحان اللہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے؟

ارشاد:۔ ہاں رکوع وسجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ حدیث میں ہے۔ اِنَّا نَخَافُ لَوْمُتَّ عَلیٰ ذٰلِکَ لَمُتَّ عَلیٰ غَیْرِ الْفِطْرَۃِ اَیْ غَیْرِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔

عرض:۔ کیا جس قدر ممکنات ہیں وہ تحت قدرت بایں معنی داخل ہیں کہ ان کو پیدا فرما چکا ہے۔

ارشاد:۔ نہیں بلکہ بہت سی چیزیں وہ ہیں جو ممکن ہیں اور پیدا نہ فرمائیں مثلاً کوئی شخص ایسا پیدا کرسکتا ہے کہ سر آسمان سے لگ جائے مگر پیدا نہ فرمایا۔

عرض:۔ حضور کیا جن و پری بھی مسلمان ہوتے ہیں؟

ارشاد:۔ ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرف بہ اسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتی تھی، ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی جب حاضر ہوئی سبب دریافت فرمایا عرض کی حضور میرے ایک عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا وہاں گئی تھی راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا تو کام نماز سے غافل کردینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید رب العزت تبارک وتعالی میری نماز قبول فرمائے، اور مجھے بخش دے۔

عرض:۔ زید محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی سے بیعت ہوا تھوڑا عرصہ ہوا کہ ان کا وصال ہوگیا اب کسی اور کا مرید ہوسکتا ہے۔

تو اس کا گوشت ایسا خراب ہوتا کہ کوئی کھا نہ سکتا، اس میں گندھک کی بو آتی، انھیں سید محمد یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک صاحبزادے مادرزاد ولی تھے ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھی، ایک شخص سے کہا، لکھ "فلانٌ فی الجنۃِ " یعنی فلاں شخص جنت میں ہے یوہیں نام بنام بہت سے اشخاص کو لکھوایا پھر فرمایا لکھ "فلانٌ فی النّارِ "یعنی فلاں شخص دوزخ میں ہے انھوں نے لکھنے سے ہاتھ روک لیا، آپ نے پھر فرمایا انھوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ ارشاد کیا انھوں نے لکھنے سے انکار کردیا اس پر آپ نے فرمایا" اَنْتَ فِی النَّارِ " تو آگ میں ہے۔ وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا" اَنْتَ فِی النَّارِ " کہا یا"انتَ فِی جَھَنَّمُ" عرض کی" اَنْتَ فِی النَّارِ" فرمایا حضرت نے ارشاد فرمایا میں اس کے کہے کو بدل نہیں سکتا اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی۔ عرض کی دنیا کی آگ پسند ہے، ان کا جل کر انتقال ہوا۔ حدیث میں آگ کے جلے ہوئے کو بھی شہید فرمایا ہے۔

عرض:۔ حضور میرے بھتیجا پیدا ہوا ہے اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔

ارشاد:۔ تاریخی نام سے کیا فائدہ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں، میرے اور میرے بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام محمد رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہوجائے حامد رضا خاں کا نام محمد ہے، اور ان کی ولادت ۹۲ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں، ایک دقّت تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسمائے حسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافق عدد نام قاری ہوں عدد نام دو چند کر کے پڑھے جاتے ہیں، وہ قاری کو اسم اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہوجائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس ۱۳۲۹ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسمائے حسنیٰ ۲۶۵۸ بار پڑھے جائیں گے، اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی بار، دونوں میں کس قدر فرق ہوا (پھر اس نام اقدس کے فضائل میں یہ چند حدیثیں ذکر فرمائیں) ایک

تو میں اسے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔ اور حضور کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے غلاموں کو یہ مرتبہ عنایت فرمایا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے، انہوں نے سچ فرمایا، اپنے مرتبہ کا اظہار کیا، ان کے بعد حضرت شیخ بہاء الملۃ والدین نقشبند قدس سرہ نے فرمایا۔ میں کہتا ہوں کہ مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کے مثل نہ دیکھے۔ اور وہ جو نسب میں حضور کے صاحب زادے اور نسبت میں حضور کے ایک اعلیٰ جاہ کفش بردار ہیں اعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ غوثیہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعاً

كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالٖ

یعنی میں نے اللہ کے تمام شہروں کو مثل رائی کے دانے کے ملاحظہ کیا اور یہ دیکھنا کسی خاص وقت سے خاص نہ تھا بلکہ علی الاتصال یہی حکم ہے اور فرماتے ہیں "اِنَّ بُؤْبُؤَةَ عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ" میری آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں لگی ہے، لوح محفوظ کیا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "كُلُّ صَغِیْرٍ وَّ كَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ" ہر بڑی چھوٹی چیز لکھی ہوئی ہے، اور فرماتا ہے۔ "مَافَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" ہم نے کتاب میں کوئی شئ اٹھا نہ رکھی، اور فرماتا ہے۔ "لَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ" کوئی تر و خشک ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو، تو جب لوح محفوظ کی یہ حالت کہ اس میں تمام کائنات روز اول سے روز آخر تک محفوظ ہیں، تو جس کو اس کا علم ہو بیشک اسے ساری کائنات کا علم ہوگا۔

عرض:۔ ظہر کا وقت کب تک رہتا ہے؟۔

ارشاد:۔ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں دو مثل تک رہتا ہے اور یہی قول اصح ہے۔

عرض:۔ اگر ایک مثل کے اندر ظہر پڑھی جائے اور بعد دو مثل عصر تو بہتر ہوگا کہ سب

کھائیں یانہیں؟۔

ارشاد:۔ سب کھاسکتے ہیں "کُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاِیْتَجِرُوْا" عقود الدریہ میں ہے۔ اَحْکَامُھَا اَحْکَامُ الاُضْحِیَّۃِ۔

OK

عرض:۔ کیامحرم وصفرمیں نکاح کرنا منع ہے؟۔

ارشاد:۔ نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

عرض:۔ زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہوسکتا ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں جائز ہے۔

عرض:۔ کیاعدت کے اندر بھی نکاح ہوسکتا ہے؟۔

ارشاد:۔ عدت میں نکاح تو نکاح، نکاح کا پیام دینا بھی حرام ہے۔

عرض:۔ اگر کوئی پیش امام یا قاضی عدت میں نکاح پڑھائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اس پڑھانے والے کے نکاح میں تو کچھ فرق نہ آئے گا، اور ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟ اور اس پر کچھ کفارہ بھی لازم ہوگا یانہیں؟ اور اس نکاح میں جولوگ شریک ہوئے اس کی نسبت بھی ارشاد ہو، پیش امام نے اقرار کیا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، اب مجھے مسلمان معاف فرمائیں مگر ایک مولوی صاحب نے اس سے کہہ دیا کہ تم کہہ دو "مجھے اطلاع نہ تھی میں نے بے خبری میں نکاح پڑھادیا" ان صاحب کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔

ارشاد:۔ جس نے دانستہ عدت میں نکاح پڑھایا اگر حرام جان کر پڑھایا سخت فاسق اور زنا کا دلال ہوا مگر اس سے اس کا اپنا نکاح نہ گیا اور اگر عدت میں نکاح حلال جانا تو خود اس کا نکاح جاتا رہا اور وہ اسلام سے خارج ہوگیا بہر حال اس کی امامت جائز نہیں جب تک کہ توبہ نہ کرے، یہی حکم شریک ہونے والوں کا ہے جو نہ جانتا تھا کہ نکاح پیش از عدت ہو رہا ہے اس پر الزام نہیں اور جو دانستہ شریک ہوا اگر حرام جان کر تو سخت گنہگار ہوا اور حلال جانا تو اسلام بھی گیا اور وہ شخص جس نے امام کو جھوٹ بولنے کی تعلیم دی سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے۔

،لوگوں کو بدگمانی میں ڈالتا یوں خلاف امر کرتا گمان کرے گا، حالانکہ وہ ادائے واجب اعظم کررہا ہے، کیا اپنے کسی عضو کا کاٹ ڈالنا حرام نہیں؟ لیکن معاذ اللہ آکلہ[عہ] ہوجائے تو کاٹ ڈالا جائے گا کہ اور بدن محفوظ رہے۔ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اشرفیاں ملیں کنارۂ دجلہ پر ایک صاحب خط بنوار ہے تھے ان کو دیں قبول نہ کیں حجام کو دیں، کہا میں نے ان کا خط اللہ عز وجل کے لیے بنانا چاہا ہے، اس پر عوض نہ لوں گا شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مال سے فرمایا کہ تو ایسی ہی چیز ہے جسے کوئی قبول نہیں کرتا اور دریا میں پھینک دیا، جاہل گمان کرے گا کہ تضییع مال ہوئی، حاشا بلکہ حفظ قلب، کہ اس وقت یہی اس کا ذریعہ تھا دو صاحب سامنے تھے کسی نے قبول نہ کی اب ان کو پاس رکھتے اور ایسے فقیر کی تلاش میں نکلتے جو قبول کر لیتا اور معصیت میں نہ اٹھاتا اتنی دیر تک کی زندگی پر تم لوگوں کو اطمینان ہوتا ہے، وہاں ہر آن موت پیش نظر ہے اور ڈرتے ہیں کہ اس وقت آجائے اور اس غیر خدا کا خطرہ قلب میں ہو جنگل میں پھینک دیتے تو نفس کا تعلق قطع نہ ہوتا کہ ابھی دست رس رہتی اب بتایئے سوا اس کے ان کے پاس کیا چارہ تھا کہ اس سے فوراً فوراً اس طرح ہاتھ خالی کر لیں کہ نفس کو یاس ہو جائے اور اس کے خیال سے باز آئے، یہ صفائے قلب و دفع خطرۂ غیر کی دولت کروروں اشرفیوں بلکہ تمام ہفت اقلیم کی سلطنت سے کروروں درجہ اعلیٰ و افضل ہے، کیا اگر سو اشرفیاں خرچ کر کے سلطنت یہ ملی کوئی اسے تضییع مال کہہ سکتا ہے بلکہ بڑی دولت کا بہت ارزاں حاصل کرنا یہی یہاں ہے۔

عرض:۔ وحدۃ الوجود کے کیا معنے ہیں۔

ارشاد:۔ وجود ہستی بالذات واجب تعالیٰ کے لیے ہے اس کے سوا جتنی موجودات ہیں سب اسی کے ظل پرتو ہیں تو حقیقۃً وجود ایک ہی ٹھہرا۔

عرض:۔ اس کا سمجھنا تو کچھ دشوار نہیں، پھر یہ مسئلہ اس قدر کیوں مشکل مشہور ہے۔

ارشاد:۔ اس میں غور و تامل یا موجب حیرت ہے یا باعث ضلالت اگر اس کی تھوڑی بھی تفصیل کروں تو کچھ سمجھ میں نہ آئے گا بلکہ اوہام کثیرہ پیدا ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کچھ

عہ ناک میں زخم ہونا

حاجت روائی کا میں ضامن ہوں۔

عرض:۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر حاجت کے لیے ارشاد فرمایا ہے؟

ارشاد:۔ ہاں جائز حاجت ہونا چاہئے۔

عرض:۔ ''الـم'' کے پارے میں ایک جگہ ''عَـذَابٌ عَـظِـيْـمٌ'' آیا ہے اگر نماز میں ''اَلِيْمٌ'' پڑھا، ہو جائے گی یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ ہاں ہو جائے گی نماز اس غلطی سے جاتی ہے جس سے معنے فاسد ہو جائیں۔

عرض:۔ نماز میں اگر بسم اللہ شریف بالجہر نکل جائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد:۔ بلا قصد نکل جائے تو خیر، ورنہ قصداً مکروہ۔

عرض:۔ دو مسجدیں قریب قریب ہیں ایام بارش میں ایک شہید ہوگئی اب اس کا سامان دوسری مسجد میں کہ وہ بھی شکستہ حالت میں ہے لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد:۔ ناجائز ہے حتیٰ کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے مسلمانوں پر دونوں کا بنانا اور آباد کرنا فرض ہے۔ اور اس قدر قریب بنانے کی ضرورت ہی کیا۔

عرض:۔ حضور مسجد کے نام سے چندہ وصول کر کے خود کھائے تو کیا حکم ہے۔

ارشاد:۔ جہنم کا مستحق ہے۔ OK

عرض:۔ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں پختہ قبر بنوا کر تیار کر رکھے یہ جائز ہے یا ناجائز۔

ارشاد:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''وَمَا تَـدْرِىْ نَـفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ'' کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا۔ قبر تیار رکھنے کا شرعاً کوئی حکم نہیں البتہ کفن سلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لے جائے اور قبر ہمراہ نہیں جا سکتی۔

عرض:۔ جمعہ و عیدین کا خطبہ مع بسم اللہ جائز ہے۔

ارشاد:۔ اعوذ باللہ آہستہ پڑھے، اس کے بعد خطبہ پڑھے۔

عرض:۔ اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سنتوں کے وقت اتار لے کہ درد سر کا

سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حرج نہیں اور وہ سب بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرے کاہلی نہ کرے، جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا، نیت ان نمازوں کی اس طرح ہو مثلاً سو بار کی فجر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ سب سے پہلے جو فجر مجھ سے قضا ہوئی، ہر دفعہ یہی کہے یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے، اسی طرح ظہر وغیرہ ہر نماز میں نیت کرے جس پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لیے صورت تخفیف اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رکعتوں میں بجائے ''الحمد شریف'' کے تین بار 'سبحان اللہ' کہے اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا نیز تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار 'سبحان ربی العظیم' اور 'سبحان ربی الاعلیٰ' پڑھ لینا کافی ہے، تشہد کے بعد دونوں درود شریف کے بجائے ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ''۔ وتروں میں بجائے دعائے قنوت 'رَبِّ اغْفِرْلِیْ' کہنا کافی ہے، طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اور غروب آفتاب سے بیس منٹ قبل نماز ادا کر سکتا ہے اس سے پہلے یا اس کے بعد ناجائز ہے ہر ایسا شخص جس کے ذمہ نمازیں باقی ہیں چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں (اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا) اگر کسی شخص کے ذمہ تیس یا چالیس سال کی نمازیں واجب الادا ہیں، اس نے اپنے ان ضروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گز نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شروع کیا اور پکا ارادہ کر لیا کہ کل نمازیں ادا کر کے آرام لوں گا اور فرض کیجیے اسی حالت میں ایک مہینہ یا ایک دن ہی کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے اس کی سب نمازیں ادا کر دے گا ''قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ'' جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اسے راستے میں موت آ جائے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمۂ کرم پر ثابت ہو چکا، یہاں مطلق فرمایا گھر سے اگر ایک ہی قدم نکالا اور موت نے آلیا تو پورا کام اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور کامل ثواب پائے گا

کوسنگسار کیا آپ بھاگے لیکن سنگساریوں نے پکڑ کر قتل کر دیا اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کل واقعہ بیان کیا فرمایا تم نے چھوڑ کیوں نہیں دیا جب وہ بھاگا تھا اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر تمام شہر پر تقسیم کی جائے سب کو کافی ہو، صحابۂ کرام میں سے ایک صاحب نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کچھ برے الفاظ فرمائے، اس پر ارشاد ہوا برا نہ کہو میں دیکھتا ہوں کہ وہ جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے، اسی طرح صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جرم کا خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اقرار کیا، اور سزا کی خواستگار ہوئیں، ارشاد فرمایا، تیرے پیٹ میں حمل ہے، بعد وضع حمل آنا، بعد فراغ حمل بچے کو لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اس بچہ کو اب کیا کروں، فرمایا اس کو دودھ پلاؤ، یہ ارشاد عالی سن کر وہ بی بی واپس ہو گئیں اور بعد دو برس بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، عرض کی، حضور اب یہ روٹی خود کھاتا ہے بچہ لے کر رجم فرمایا۔

عرض:۔ کیا حضور حد شرعی سے پاک ہو جاتا ہے۔

ارشاد:۔ حد سے پاک ہو جاتا ہے اور قصاص سے نہیں ہوتا۔ خون ناحق کرنے والے پر تین حق ہیں ایک مقتول کے اعزا کا، دوسرا مقتول کا، تیسرا رب العزت تبارک وتعالیٰ کا، جن میں سے اعزا کا حق قصاص لینے سے ادا ہو جاتا ہے اور دو حق باقی رہتے ہیں۔

عرض:۔ اس شخص پر جو قصاص میں قتل کیا گیا نماز پڑھی جائے۔

ارشاد:۔ ہاں۔ جیسے خود کشی کرنے والے کی، اپنے ماں باپ کو قتل کرنے والے اور باغی ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا ان کے جنازہ کی نماز نہیں۔

عرض:۔ ایک صاحب نے ایک وہابی کے جنازہ کی نماز پڑھی، ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟۔

ارشاد:۔ وہابی، رافضی، قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازے کی نماز انھیں ایسا جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔

عرض:۔ اگر امام منبر چھوڑ کر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں اس

صورت میں نماز ہوگی یا نہیں۔

ارشاد:۔ خلاف سنت ہے، امام کو سمجھانا چاہیے، نماز ہوگئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا، ابتداءً اکثر ستون کے سہارے سے حضور نے خطبہ فرمایا ہے۔

OK

عرض:۔ حضور نمازی کے سامنے سے نکلنے کے لیے کتنا فاصلہ درکار ہے۔

ارشاد:۔ خاشعین کی سی نماز پڑھے کہ قیام میں نظر موضع سجود پر جمائی تو نظر کا قاعدہ ہے جہاں جمائی جائے اس سے کچھ آگے بڑھتی ہے، میرے تجربہ میں یہ جگہ تین گز ہے، یہاں تک نکلنا مطلقاً جائز نہیں، اس سے باہر باہر صحرا اور بڑی مسجد میں نکل سکتا ہے مکان اور چھوٹی مسجد میں دیوار قبلہ تک سامنے سے نہیں جاسکتا، فقہائے کرام نے جس کو بڑی مسجد فرمایا ہے یہاں کوئی نہیں سوائے مسجد خوارزم کے جس کا ایک ربع چار ہزار ستون پر ہے بڑی مسجد ہے یا مسجد حرام شریف میں نمازی کے سامنے طواف جائز ہے کہ وہ بھی مثل نماز عبادت ہے (اسی سلسلہ بیان میں فرمایا کہ) اگر کوئی شخص تنہا اپنے گھر یا مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور دوسرا شخص دستک دے یا مسجد میں نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہتا ہو تو نمازی اس کو آگاہ کرنے کی غرض سے بالجہر لا الہ الا اللہ کہدے، اور اگر نماز میں بچہ سامنے آکر بیٹھ جائے تو اس کو ہٹادے اور اگر تخت پر پڑھ رہا ہو اور بچہ کے گر جانے کا احتمال ہو تو اس کو گود میں اٹھالے، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گود میں لے کر نماز پڑھی ہے، اگر بچے کے کپڑے یا بدن میں نجاست لگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ گود میں خود رک سکتا ہے تو نماز جائز ہے کہ بچہ حامل نجاست ہے ورنہ نماز نہ ہوگی کہ اب یہ خود حامل نجاست ہوا۔

OK

عرض:۔ جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کیا جاسکتا ہے؟۔

ارشاد:۔ اگر مدعی نبوت سے اس خیال سے کہ اس کا عجز ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر تحقیق کے لیے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں تو فوراً کافر ہو

گیا(اسی تذکرہ میں فرمایا کہ) مباحثہ میں لوگ یہ شرط کر لیتے ہیں کہ جو ساکت ہو جائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کر لے گا یہ سخت حرام اور اشد حماقت ہے ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔ OK

مؤلف:۔ اس وقت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولانا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی اور مولوی احمد علی صاحب و مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظم انجمن اہل سنت و مدرس مدرسہ اہلسنت و مولانا مولوی امجد علی صاحب مدرس مدرسہ اہلسنت و مہتمم مطبع اہلسنت وغیرہ حضرات علمائے کرام حاضر خدمت تھے۔ انجمن کے آریہ نار یہ کے مقابل جلسے ہو رہے تھے یہ سب حضرات جلسہ مناظرہ سے مظفر و منصور واپس آئے تھے۔ رام چندر مناظر آریہ کی چرب زبانی اور بے حیائی کا ذکر ہو رہا تھا کہ بات سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتا بے حیائی سے کچھ نہ کچھ کہے ضرور جاتا ہے اس پر ارشاد فرمایا سخت غلطی ہے کہ ایسوں سے زبانی بات چیت ہو اس کا حاصل یہی ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ بکے جائے گا جس سے لوگ جانیں کہ بڑا مقرر ہے برابر جواب دے رہا ہے انسان میں یہ قوت نہیں کہ زبان بند کر دے بے حیا کفار اللہ عزوجل کے حضور نہ چوکیں گے وہاں بھی زبان چلی ہی جائے گی یہاں تک کہ منہ پر مہر فرمائی جائے گی اور اعضا کو حکم ہوگا بول چلو، اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: تو ایسوں سے ہمیشہ تحریری گفتگو ہونا چاہئے کہ مکرنے، بدلنے، بچلنے[عہ] کی گلی نہ رہے، بہت دھوکا ہوتا ہے کہ وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل میں گفتگو کر بیٹھتے ہیں۔ وہابی، غیر مقلد، قادیانی وغیرہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اصول چھوڑ کر فرعی مسائل میں گفتگو ہو انھیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے ان سے یہی کہا جائے کہ پہلے تم اسلام کے دائرہ میں آلو اپنا مسلمان ہونا تو ثابت کر لو پھر فرعی مسائل میں گفتگو کا حق ہوگا۔

عرض:۔ مصافحہ واپسی کے وقت کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے؟

عہ بدکنا، بہکنا، گم ہونا۔

عرض:۔ حضور ایک شخص نے اپنی لڑکی کے انتقال کے بعد دیکھا کہ وہ علیل اور برہنہ ہے یہ خواب چند بار دیکھ چکا ہے۔

ارشاد:۔ کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھ کر بخش دیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کے لیے ذریعۂ نجات ہوگا اور پڑھنے والے کو دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا، اسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع مومنین ومومنات کو ایصال ثواب کرسکتا ہے اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے کھانا کھاتے ہوئے دفعۃً رونے لگا وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری

ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اسے لیے جاتے ہیں (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس یہی کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کردیا، فوراً وہ لڑکا ہنسا، آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لیے جارہے ہیں، شیخ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کی تصحیح مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے۔

ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں آ گئی اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف نون ہے یوں اذن سمجھا جاتا، مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا، اور لفظ کو ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھذ کے معنے ہیں فضول بک۔

عرض:۔ مرید کو بعد وفات شیخ قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے؟۔

ارشاد:۔ چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کے حیات میں جیسا ادب کرتا تھا سامنے سے حاضر ہو کہ بالیں سے حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے (اسی سلسلہ بیان میں یہ حکایت بیان فرمائی) ایک بزرگ کا انتقال ہوا ان کی صاحبزادی روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن عظیم کیا کرتیں کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا ایک روز حاضر نہ ہوئیں شب کو خواب میں تشریف لائے فرمایا ایسا نہ کرو آ ؤ اور میرے مواجہہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر میرے لیے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ رحمت آ کر مجھ میں اور تم میں حجاب ہو جائے گی، ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے، پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا، صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر ملی اس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ اُہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ان کے کفن میں ایک تہ بند زائد چلا گیا شب کو اپنے صاحبزادے کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہ بند لو اور الگنی پر ڈال دیا صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔ ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا، خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر میں فرماتی ہیں اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے

M-09825696131 P - 120

ترقی کر کے دوسرے مرتبہ میں آ گئی اور پانچ کا دوسرا مرتبہ پانچ دہائی ہے یعنی پچاس جس کا حرف نون ہے یوں اذن سمجھا جاتا، مگر میں نے اس طرف التفات نہ کیا، اور لفظ کو ظاہر پر رکھ کر اس فن کو چھوڑ دیا کہ اھذ کے معنے ہیں فضول بک۔

OK

عرض:۔ مرید کو بعد وفات شیخ قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے؟۔

ارشاد:۔ چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کے حیات میں جیسا ادب کرتا تھا سامنے سے حاضر ہو کہ بالیں سے حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے (اسی سلسلہ بیان میں یہ حکایت بیان فرمائی) ایک بزرگ کا انتقال ہوا ان کی صاحبزادی روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوت قرآن عظیم کیا کرتیں کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا ایک روز حاضر نہ ہوئیں شب کو خواب میں تشریف لائے فرمایا ایسا نہ کرو آؤ اور میرے مواجہہ میں کھڑی ہو یہاں تک کہ تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں پھر میرے لیے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ رحمت آ کر مجھ میں اور تم میں حجاب ہو جائے گی، ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے، پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا، صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر ملی اس کا انتقال ہو گیا ہے لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھدیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ اُہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ان کے کفن میں ایک تہ بند زائد چلا گیا شب کو اپنے صاحبزادے کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہ بند لو اور الگنی پر ڈال دیا صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔ ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا، خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر میں فرماتی ہیں اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے

عرض: ۔ حضور یہ واقعہ کس کتاب میں ہے کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یا اللہ فرمایا اور دریا سے اتر گئے پورا واقعہ یاد نہیں۔

ارشاد: ۔ غالبًا حدیقہ ندیہ میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدی جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے، بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس طرح آؤں فرمایا ''یا جنید یا جنید کہتا چلا آ'' اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا پکارا حضرت میں چلا فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں فرمایا ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے، اللہ اکبر۔ دو صاحب اولیائے کرام سے ایک دریا کے اِس کنارے اور دوسرے اُس پار رہتے تھے ان میں سے ایک صاحب نے اپنے یہاں کھیر پکوائی اور خادم سے کہا تھوڑی

ہمارے دوست کو بھی دے آؤ خادم نے عرض کی حضور راستے میں تو دریا پڑتا ہے کیوں کر پار اتروں گا کشتی وغیرہ کا کوئی سامان نہیں فرمایا دریا کے کنارے جا اور کہہ کہ میں اس کے پاس سے آیا ہوں جو آج تک اپنی عورت کے پاس نہیں گیا خادم حیران تھا کہ یہ کیا معمہ ہے اس واسطے کہ حضرت صاحب اولاد تھے بہر حال تعمیر حکم ضرور تھی دریا پر گیا اور وہ پیغام جو ارشاد فرمایا تھا کہا دریا نے فوراً راستہ دیدیا اس نے پار پہنچ کران بزرگ کی خدمت میں کھیر پیش کی انھوں نے نوش جان فرمائی اور فرمایا ہمارا سلام اپنے آقا سے کہہ دینا خادم نے عرض کی کہ سلام تو جب ہی کہوں گا جب دریا سے پار اتر جاؤں فرمایا دریا پر جا کر کہہ میں اس کے پاس سے آتا ہوں جس نے تیس برس سے آج تک کچھ نہیں کھایا خادم ششِ و پنج میں تھا یہ عجیب بات ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناول فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظ ادب خاموش رہا، دریا پر آکر جیسا فرمایا تھا کہہ دیا دریا نے پھر راستہ دیدیا جب اپنے آقا کی خدمت میں پہنچا تو اس سے نہ رہا گیا اور عرض کی حضور یہ کیا معاملہ تھا فرمایا ہمارا کوئی فعل اپنے نفس کے لیے نہیں ہوتا۔

ہے آنکھیں لال ہو جاتی ہیں گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اس وقت وہ مجنون تہذیب بکھری پھرتی ہے وجہ کیا ہے کہ اللہ ورسول ومعظمان دین سے اپنی وقعت دل میں زیادہ ہے ایسی ناپاک تہذیب انہیں کو مبارک، فرزندان اسلام اس پر لعنت بھیجتے ہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے بدمذہبوں کو نام لے لے کر اٹھا دیا۔ ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز جمعہ میں دیر ہوگئی راستہ میں دیکھا کہ چند لوگ مسجد سے لوٹے ہوئے آرہے ہیں آپ اس ندامت کی وجہ سے کہ ابھی میں نے نماز نہیں پڑھی ہے چھپ گئے اور وہ اس ذلت کی وجہ سے جو مسجد شریف سے نکال دینے میں ہوئی تھی الگ چھپ کر نکل گئے۔ رب العزۃ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ "یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ" اے نبی جہاد فرما اور سختی فرما کافروں اور منافقوں پر اور فرماتا ہے عزوجل "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ" محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جوان کے ساتھی ہیں کفار پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل اور فرماتا ہے جل وعلا۔ "وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَةً" لازم کہ کفار تم میں سختی پائیں۔ تو ثابت ہوا کہ کافروں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سختی فرماتے تھے۔

عرض:۔ اگر کسی شخص کا ستر کھل جائے تو جس نے دیکھا، یا جس کا ستر کھلا وضو رہے گا یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ وضو کسی چیز کے دیکھنے یا چھونے سے نہیں جاتا (پھر فرمایا) تیس عضو عورت کے عورت ہیں اور نو مرد کے۔ ان میں سے کسی عضو کا چہارم بقدر رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے تک بلا قصد کھلا رہنا مفسد نماز ہے، اور بالقصد تو اگر ایک آن کے لیے کھولے جب بھی نماز جاتی رہے گی۔

عرض:۔ حضور وحدۃ الوجود کسے کہتے ہیں؟۔

ارشاد:۔ وجود ایک اور موجود ایک ہے باقی سب اس کے ظل ہیں۔

عرض:۔ اسمٰعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟۔

ارشاد:۔ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہیں کریں گے اور خود کہیں گے نہیں (۱) البتہ غلام احمد، سید احمد، خلیل احمد، رشید احمد، اشرفعلی کے کفر میں جو شک کرے وہ خود کافر "مَنْ شَکَّ فِی کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ"۔

OK

عرض:۔ ہر کافر ملعون ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں عنداللہ جو کافر ہے قطعاً ملعون ہے کسی خاص کا نام لے کر پوچھا جائے گا ہم اسے ملعون نہ کہیں گے ممکن ہے کہ توبہ کر لے اور اگر عام کفار کی بابت سوال ہوا تو ملعون کہیں گے۔

عرض:۔ خدا اور سول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کس طرح دل میں پیدا ہو؟۔

ارشاد:۔ تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کی کثرت اور نعت شریف کے صحیح اشعار

---

(۱) یہاں وہابیہ سخت دھوکہ دیتے ہیں کہ جب تنقیص وتوہین شان رسالت کفر ہے تو اسمعیل نے بھی کی ہے وجہ کیا ہے کہ اشرفعلی وغیرہ تو ایسے کافر ہوں کہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہو اور اسمعیل ایسا نہ ہو مگر مسلمان ہوشیار ہوں یہاں خبثا کا سخت دھوکہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ اسمٰعیل اور حال کے وہابیہ کے اقوال میں فرق ہے۔ ہم اہل سنت متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ جب تک کسی قول میں تاویل کی گنجائش ہوگی تکفیر سے زبان روکی جائے گی کہ ممکن ہے اس نے اس قول سے یہی معنی مراد لیے ہوں۔ شرح فقہ اکبر میں فرمایا ہاں جب قول ایسا ہو کہ اس میں اصلاً تاویل کی گنجائش نہ ہو تو تکفیر کی جائے گی تو اس قول کے قائل کو جس میں تاویل کی گنجائش ہے اگر کوئی کافر کہے تو ہم منع نہیں کرتے کہ وہ معنی ظاہر کے اعتبار سے ٹھیک کہہ رہا ہے اور اس کی خود تکفیر نہیں کرتے کہ احتیاط اس میں ہے اور اس دوسری صورت کے قائل کی تکفیر ضروری ہے کہ اس میں جب اصلاً تاویل نہیں تو تکفیر سے زبان روکنے کا حاصل خود کفر اور طغیان ہے۔ ان کے اس بیہودہ اعتراض اور ذلیل دھوکے کا جواب اتنا کافی ہے کہ ایک قول پر فقہا تکفیر فرماتے اور متکلمین نہیں کرتے اب کہیں کیا کہتے ہیں؟ کیا فقہا کے نزدیک متکلمین اس کی تکفیر نہ کر کے جس کی تکفیر فقہا نے کی ہے معاذ اللہ فقہا کے نزدیک کافر ٹھہریں گے یا متکلمین فقہا کو کافر کہیں گے اس لیے کہ انھوں نے متکلمین کے نزدیک جو کافر نہ تھا اس کی تکفیر کی، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ان خبثا کے اقوال بدتر از ابوال ایسے ہیں جن میں نام کو بھی تاویل کی گنجائش نہیں لہذا ان کے لیے یہ حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر جو تفصیل چاہے وہ رسالہ الموت الاحمر مطالعہ کرے ۱۲ مؤلف غفرلہ)

عرض:۔ حضور! اولیا ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟۔
ارشاد:۔ اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں
عرض مؤلف:۔ حضور! اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ عالم مثال سے اجسام مثالیہ اولیا کے تابع ہو جاتے ہیں اس لیے ایک وقت میں متعدد جگہ ایک ہی صاحب نظر آتے ہیں اگر یہ ہے تو اس پر شبہہ ہوتا ہے کہ مثل تو شئ کا غیر ہوتا ہے امثال کا وجود شئ کا وجود نہیں تو ان اجسام کا وجود اس جسم کا وجود نہ ٹھہرے گا؟۔
ارشاد:۔ امثال اگر ہوں گے تو جسم کے، ان کی روح پاک ان تمام اجسام سے متعلق ہو کر تصرف فرمائے گی تو از روئے روح وحقیقت وہی ایک ذات ہر جگہ موجود ہے یہ بھی فہم

ظاہر میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمالیا ہے، یہ کیوں کر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو کیا تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں خوض و فکر بے جا ہے۔

ظاہر میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمالیا ہے، یہ کیوں کر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہوگیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو کیا تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے ورا ہیں خوض و فکر بے جا ہے۔

عرض: ۔ حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا؟۔

ارشاد: ۔ حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آگیا تھا مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملے ہندوستان پر ہوئے۔

عرض: ۔ اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

ارشاد: ۔ شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم کی طرف اور کہا حمد ہے اس کے وجہہ کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض: ۔ غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟۔

ارشاد: ۔ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض: ۔ غوث کو مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں؟۔

ارشاد: ۔ نہیں بلکہ انھیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک۔ اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا، اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب

ظاہر میں ورنہ سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقت واحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا اور یہ کہ اس پر کسی نے عرض کی حضرت نے وقت واحد میں دس جگہ تشریف لے جانے کا وعدہ فرمالیا ہے، یہ کیوں کر ہو سکے گا شیخ نے فرمایا کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو کیا تعجب ہے یہ ذکر کر کے فرمایا کیا یہ گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ موجود تھے باقی جگہ مثالیں حاشا بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہم ظاہر سے وراہیں خوض و فکر بے جا ہے۔

عرض:۔ حضور ہندوستان میں اسلام حضرت خواجہ غریب نواز کے وقت سے پھیلا؟۔

ارشاد:۔ حضرت سے کئی سو برس پہلے اسلام آگیا تھا مشہور ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملے ہندوستان پر ہوئے۔

OK

عرض:۔ اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

ارشاد:۔ شب میلاد کعبہ نے سجدہ کیا اور جھکا مقام ابراہیم کی طرف اور کہا حمد ہے اس کے وجہہ کریم کو جس نے مجھے بتوں سے پاک کیا۔

عرض:۔ غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟۔

ارشاد:۔ بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض:۔ غوث کو مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں؟۔

ارشاد:۔ نہیں بلکہ انھیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک۔ اس سلطنت میں وزیر دست چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا، اس لیے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب

اور حضرت کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کہ میرے پیر بھائی اور حضرت پیرو مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدائی تھے کم ایسا ہوا ہوگا کہ حضرت پیرومرشد کا نام پاک لیتے اوران کے آنسو رواں نہ ہوتے، جب ان کا انتقال ہوااور میں دفن کے وقت ان کی

قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی، ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں، عرض کی یارسول اللہ! حضور کہاں تشریف لیے جاتے ہیں، فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے، الحمدللہ یہ جنازۂ مبارکہ میں نے پڑھایا، اور یہ وہی برکات احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ

عرض:۔ حضور طلب اور بیعت میں کیا فرق ہے؟۔

ارشاد:۔ طالب ہونے میں صرف طلب فیض ہے اور بیعت کے معنی پورے طور سے

بکنا۔ بیعت اس شخص سے کرنا چاہیے جس میں یہ چار باتیں ہوں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی، اولاً سنی صحیح العقیدہ ہو، ثانیاً کم از کم اتنا علم ضروری ہے کہ بلا کسی کی امداد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے، ثالثاً اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو، کہیں منقطع نہ ہو، رابعاً فاسق معلن نہ ہو (اسی سلسلہ بیان میں ارشاد ہوا کہ) لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں، بیعت کے معنی نہیں جانتے بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں ان مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔

ورسول کے نام پر تصدق کردوں۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا عرض کرتی ہیں "یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُبْتُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" یارسول اللہ! میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ اس قسم کی بہت آیات واحادیث میری کتاب "الامن والعلٰی" میں ملیں گی جن سے ثابت ہوگا کہ حبیب کا معاملہ غیر خدا کا معاملہ نہیں اللہ ہی کا معاملہ ہے، مگر وہابیہ کو عقل وایمان نہیں۔ بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث مذکور سے بیچ آیت کا بھی جواز ثابت ہوا کہ وہ متفرق مقام سے آیات پڑھتے تھے اور ارشاد ہوا تم سب ٹھیک پر ہو اور آگے جو انہیں تعلیم فرمائی اس سے اتنا ثابت ہوا کہ نماز میں اولٰی یوں ہے۔

عرض: ۔ حضور! فنا فی الشیخ کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟۔

ارشاد: ۔ یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کر کے اس طرح سمجھے کہ سرکار رسالت سے فیوض وانوار قلب شیخ پر فائز ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آرہے ہیں پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہوجائے گی کہ شجر وحجر و درو دیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہوگی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ پاؤ گے۔ حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی کہیں تشریف لیے جاتے تھے راہ میں اتفاقاً آپ کی نظر ایک نہایت حسینہ عورت پر پڑ گئی یہ نظر اول تھی بلا قصد تھی دوبارہ پھر آپ کی نظر اٹھ گئی اب دیکھا کہ پہلو میں حضرت سیدی غوث الوقت عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالی عنہ آپ کے پیر ومرشد تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں احمد عالم ہو کر......۔ انھیں سیدی احمد سجلماسی کی دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی، یہ نہیں چاہیے، عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی، فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال لی تھی، عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا، فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا، عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا، فرمایا اس پر میں تھا۔ تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں، ہر آن ساتھ ہے۔

عرض:۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہد ہیں؟۔

ارشاد:۔ ہاں، مگر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ انھیں اجتہاد کی اجازت نہ ہوگی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تلقی جملہ احکام کریں گے اور ان پر عمل فرمائیں گے۔

عرض:۔ نماز کس طریقہ پر پڑھیں گے؟۔

ارشاد:۔ طریقۂ حنفیہ کے مطابق، نہ یوں کہ مقلد حنفی ہوں گے بلکہ یوں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرمائیں گے اس دن کھل جائے گا کہ اللہ و رسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے، اگر وہ مجتہد ہیں تو جملہ مسائل میں ان کا اجتہاد ورنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مطابق مذہب امام اعظم ہوگا اسی خیال سے بعض اکابر کے قلم سے نکلا کہ وہ حنفی المذہب ہونگے بلکہ یہی لفظ عاذ اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ

الصلاۃ والسلام کی نسبت صادر ہوگیا حاشا کہ نبی اللہ کسی امام کی تقلید فرمائے بلکہ وہی ہے کہ ان کے عمل مطابق عمل مذہب حنفی ہوں گے جس سے مذہب حنفی کی سب سے کامل تر تصویب ثابت ہوگی غرض ان کے زمانے میں تمام مذاہب منقطع ہوجائیں گے اور صرف مسائل مذہب حنفی باقی رہیں گے ولہٰذا اکابر ائمہ کشف نے فرمایا ہے کہ چشمۂ شریعت کبریٰ سے بہت نہریں نکلیں اور تھوڑی تھوڑی دور جاکر کے خشک ہوگئیں مگر مذاہب اربعہ کی چاروں نہریں جوش وآب وتاب کے ساتھ بہت دور تک بہیں آخر میں جاکر وہ تین نہریں بھی تھم گئیں اور صرف مذہب حنفی کی نہر اخیر تک جاری رہی۔ یہ کشف اکابر ائمہ شافعیہ کا بیان ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

عرض:۔ بیعت کے کیا معنی ہیں؟۔

ارشاد:۔ بیعت کے معنی بک جانا۔ سبع سنابل شریف میں ہے ایک صاحب کو سزا۔ئے

ع ۱۰ ادھ موا

موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات، کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا، اس کا نام ارادت ہے، اگر اس طرح صدق عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا، اگر اس کا شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ تو خالی نہ ہوگا اور بالفرض وہ بھی نہ سہی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو معدن فیض ومنبع انوار ہیں ان سے فیض آئے گا سلسلہ صحیح ومتصل ہونا چاہیے۔ ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دکان پر کھڑا کہہ رہا تھا ایک روپیہ دے، وہ نہ دیتا تھا، فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دکان الٹ دوں گا اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحبدل کا گزر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے انھوں نے دکاندار سے فرمایا جلد روپیہ اسے دے ورنہ دکان لوٹ جائے گی لوگوں نے عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے فرمایا میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی، معلوم ہوا بالکل خالی ہے، پھر اس کے شیخ کو دیکھا اسے بھی خالی پایا، اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا انہیں اہل اللہ سے پایا اور دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دکان الٹ دوں۔ تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن قوت کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا ائمہ دین فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر میں قیامت تک کے مریدین کے نام درج ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رب عزوجل نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ منتہائے نظر تک وسیع تھا اور اس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا وَھَبْتُھُمْ لَکَ میں نے یہ سب تمہیں بخش دیے۔

عرض: ۔کسی شیخ سے بیعت کر کے دوسرے سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟۔
ارشاد: ۔اگر پہلے میں کچھ نقصان ہو تو بیعت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں، البتہ تجدید کر سکتا ہے، عدی بن مسافر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں کسی سلسلے کا آئے اس سے بیعت لے لیتا ہوں سوا غلامان قادری کے کہ بحر کو چھوڑ کر نہر کی طرف کوئی نہیں آتا۔
مؤلف: ۔ایک شب مسجد کی گھڑی کوئی صاحب چرا کر لے گئے اہل محلہ نے پولیس میں رپورٹ وغیرہ کی اس پر ارشاد فرمایا، ایک سال سلطان کی طرف سے کعبہ معظمہ میں نہایت بیش قیمت سونے کی قنادیل لگانے کے لیے آئیں ان میں سے ایک قندیل غائب ہو گئی شریف مکہ نے تحقیقات کی پتہ چلا کہ خدام کعبہ کے سردار نے لی ہے شریف کے سامنے پیشی ہوئی ان سے پوچھا گیا وہ صاحب بولے کعبہ غنی ہے اسے حاجت نہیں مجھے حاجت تھی میں نے لے لی شریف نے درگزر فرمائی (پھر فرمایا) مسجد کی کوئی شے لاکھ روپیہ کی چرالے شریعت ہاتھ نہ کاٹے گی بلکہ سزائے تازیانہ کا حکم ہے۔
مؤلف: ۔جبل پور (۱) جانے کے چار روز باقی اور حضرت مدظلہ الاقدس کے واسطے کپڑے سلوانا تھے سلطان حیدر خاں نے عرض کی درزی کو دیدیے جائیں۔

---

(۱) اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کی تشریف بری اور مسلمانان جبل پور کا شاندار استقبال مسلمانان جبل پور کاٹھیاوار بنگال ایک مدت سے اعلیٰ حضرت مدظلہ کی خدمت میں عرائض پیش کرتے رہے کہ حضور والا ہمارے تیرہ وتار بلاد کو اپنے قدوم والا سے منور فرمائیں۔ اعلیحضرت قبلہ نے ہمیشہ عدم فرصت اور ضعف وعلالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے عذر فرمادیا مگر اس مرتبہ حضرت حامی سنت ماحی بدعت جناب مستطاب مولانا مولوی محمد عبدالسلام صاحب جبلپوری کے (جو اعلیٰ حضرت مدظلہ الاقدس کے خلیفہ ارشد اور اس قطر میں دین وسنت کے قطب اوحد ہیں) انتہائی اصرار سے وعدہ فرمالیا جس وقت عریضہ مولانا موصوف کا حاضر ہوا کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مولانا کے بیحد کلمات تواضع نے پہلو عذر کا چھوڑا ہی نہیں اگر بالفرض کسی کے لبوں پر بھی دم ہو وہ بھی انکار نہیں کر سکتا۔ ان کلمات کو سن کر یہی کہے گا کہ میں حاضر ہوں، الغرض ۱۹؍ جمادی الاخری ۱۳۳۷ھ روز شنبہ ۵ بجے صبح کے میل سے عازم جبلپور رہوئے

عرض:۔ حضور مجذوب کی کیا پہچان ہے۔؟۔

223

ارشاد:۔ سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا ۔

حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے، میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہو کر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے، انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں، جب لوگوں کی التجا وزاری حد سے گزری ایک پتھرا ٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا مینھ بھیجیے یا اپنا سہاگ لیجیے، یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امنڈیں اور جل تھل بھر دیے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے انھیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے، اس پر انکار و مقابلہ نہ کیا، چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لیے، خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ میرا خاوند حَیٌّ لَایَمُوْتُ ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کیے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔ اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاوروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کڑے جوشن پہنتے ہیں یہ گمراہی ہے صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق۔

عرض:۔ مرد کو چوٹی رکھنا جائز ہے یا نہیں بعض فقیر رکھتے ہیں؟۔

ارشاد:۔ حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. اللہ کی لعنت ہے ایسے مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت رکھیں اور ایسی عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں۔

OK

عرض:۔ ولد الحرام کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ اگر اس سے علم و تقوی میں زیادہ یا اس کی مثل جماعت میں موجود ہو تو اسے امام بنانا نہ چاہیے ہاں اگر یہ ہی سب حاضرین سے علم و تقوی میں زائد ہو تو اسی کو امام بنایا جائے۔

عرض:۔ حضور اس میں بچہ کا کیا قصور ہے؟۔

ارشاد:۔ شرع کو تکثیر جماعت کا بڑا لحاظ ہے امام میں جب کوئی ایسی بات ہو جس سے قوم کو نفرت اور باعث تقلیل جماعت ہو اس کی امامت ناپسند ہے اگرچہ اس کا قصور نہ ہو ولہٰذا جس کے بدن پر برص کے داغ بکثرت ہوں اس کی امامت مکروہ ہے رغبت جماعت ہی کے لحاظ سے مستحب ہے کہ اور فضائل میں مساوات کے بعد امام خوبصورت و خوش گلو ہو (پھر فرمایا) نماز کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے عوام بیچارے کس گنتی میں، بعض بڑے بڑے عالم جو کہلاتے ہیں ان کی نماز صحیح نہیں ہوتی (پھر فرمایا کہ) عبادت محض لوجہ اللہ ہونا چاہیے کبھی اپنے اعمال پر نازاں نہ ہو کہ کسی کے عمر بھر کے اعمال حسنہ اس کی کسی ایک نعمت کا جو اس نے اپنی رحمت سے عطا فرمائی ہیں بدلا نہیں ہو سکتے، اگلی امتوں میں ایک بندۂ خدا بیچ سمند میں ایک پہاڑ پر جہاں انسان کا گزر نہ تھا رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے رب عزوجل نے اس پہاڑ پر ان کے لیے انار کا ایک درخت اگایا اور ایک شیریں چشمہ نکالا انار کھاتے اور وہ پانی پیتے اور عبادت کرتے چار سو برس اسی طرح گزارے ظاہر ہے کہ جب انسان بالکل تن تنہا زندگی بسر کرے اور کوئی دوسرا نہ ہو تو نہ جھوٹ بول سکتا ہے نہ کسی کی غیبت کر سکتا ہے نہ چوری نہ اور کوئی قصور کر سکتا ہے جس کا تعلق دوسرے سے ہو اور اکثر

ورنہ اپنے مہر وحصہ سے زائد غصب ہے۔

عرض:۔ اگر کسی مرید کی اپنے شیخ سے زیادہ رسائی ہو اس پر اس کے پیر بھائی رنج رکھیں؟

ارشاد:۔ یہ حسد ہے جو لے جاتا ہے جہنم میں، رب العزۃ تبارک وتعالی نے حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کو یہ رتبہ دیا کہ تمام ملائکہ سے سجدہ کرایا شیطان نے حسد کیا وہ جہنم میں گیا دنیا میں اگر کسی کو اپنے سے زیادہ دیکھے شکر بجالائے کہ مجھے اتنا مبتلا نہ کیا اور دین میں دیکھے تو اس کی دست بوسی کرے اسے مانے، کسی پر حسد کرنا رب العزۃ پر اعتراض ہے کہ اسے کیوں زیادہ دیا اور مجھے کیوں کم رکھا۔

عرض:۔ تعزیہ داری میں لہو ولعب سمجھ کر جائے تو کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ نہیں چاہیے ناجائز کام میں جس طرح جان و مال سے مدد کرے گا یوہیں سواد بڑھا کر بھی مددگار ہوگا، ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے بندر نچانا حرام ہے اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ درمختار وحاشیہ علامہ طحطاوی میں ان مسائل کی تصریح ہے آج کل لوگ ان سے غافل ہیں متقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی ؏ دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ اگر کوئی مجمع خیر کا ہو اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شر کا ہو اس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین پر ہوگا وہ اس پر بھی ہوگا۔

OK

عرض:۔ بزرگان دین کی تصاویر بطور تبرک لینا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ کعبہ معظمہ میں حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل وحضرت مریم کی تصاویر بنی تھیں کہ یہ متبرک ہیں مگر ناجائز فعل تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انہیں دھودیا۔

عرض:۔ نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنا کیا اثر رکھتا ہے اور اس کے پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟۔

؏ مرغ کی لڑائی

ارشاد:۔ رقت آنے میں حرج نہیں باقی رفضہ کی سی حالت بنانا جائز نہیں کہ "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" نیز حق سبحانہ نے نعمتوں کے اعلان کو فرمایا اور مصیبت پر صبر کا حکم دیا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول شریف یوم دوشنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے تو ائمہ نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا غم پروری کا حکم شریعت نہیں دیتی۔

OK

عرض:۔ یہ صحیح ہے شب معراج مبارک جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش بریں پر پہنچے نعلین پاک اتارنا چاہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وادئ ایمن میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا تھا فوراً غیب سے ندا آئی اے حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت وعزت زیادہ ہوگی۔؟

ارشاد:۔ یہ روایت محض باطل وموضوع ہے۔

عرض:۔ شب معراج جب براق حاضر کیا گیا حضور آبدیدہ ہوئے حضرت جبرئیل نے سبب پوچھا فرمایا آج میں براق پر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن میری امت برہنہ پاپل صراط کی راہ طے کرے گی یہ تقاضائے محبت وشفقت امت کے موافق نہیں ارشاد باری ہوا یوں ہی ایک ایک براق بروز حشر تمہارے ہر امتی کی قبر پر بھیجیں گے یہ روایت صحیح ہے یا نہیں۔

OK

ارشاد:۔ بالکل بے اصل ہے ایسی ہی اور بہت سی روایات بالکل بے اصل وبیہودہ ہیں، کیا کہا جائے۔

عرض:۔ کھانے کے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے۔

ارشاد:۔ ہاں کافی ہے، بغیر بسم اللہ شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے، رب العزۃ نے اس سے فرمایا تھا "وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ" مال واولاد میں ان کا شریک ہو، جو بغیر بسم اللہ کھائے پیے اس کے کھانے پینے میں شیطان شریک ہوتا ہے اور بغیر بسم اللہ عورت کے پاس جائے اس کی اولاد میں شیطان کا ساجھا ہوتا ہے، حدیث میں ایسوں کو

OK

عرض:۔ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے؟۔

ارشاد:۔ بلاشبہ۔

عرض:۔ اکثر بال بڑھانے والے لوگ حضرت گیسو دراز کو دلیل لاتے ہیں؟۔

ارشاد:۔ جہالت ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکثرت احادیث صحیحہ میں ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے اور تشبہ کے لیے ہر بات میں پوری وضع بنانا ضرور نہیں ایک ہی بات میں مشابہت کافی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا کہ مردوں کی طرح کندھے پر کمان لٹکائے جارہی ہے اس پر بھی یہی فرمایا کہ ان عورتوں پر لعنت جو مردوں سے تشبہ کریں۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو مردانہ جوتا پہنے دیکھا اس پر بھی یہی حدیث روایت فرمائی کہ مردوں سے تشبہ کرنے والیاں ملعون ہیں۔ جب صرف جوتے یا کمان لٹکانے میں مشابہت موجب لعنت ہے تو عورتوں کے سے بال بڑھانا اس سے سخت تر موجب لعنت ہوگا کہ وہ ایک خارجی چیز ہیں، اور یہ خاص جزوِ بدن، تو شانوں سے نیچے گیسو رکھنا بحکم احادیث صحیحہ ضرور موجب لعنت ہے، اور چوٹی گندھوانا اور زیادہ، اور اس میں مباف ڈالنا اور اس سے سخت تر۔ حضرت سیدی محمد گیسو دراز قدس سرہ نے تشبہ نہ کیا تھا ایک گیسو محفوظ رکھا تھا اور اس کے لیے ایک وجہ خاص تھی کہ اکابر علما واجلہ سادات سے تھے جوانی کی عمر تھی سادات کی طرح شانوں تک دو گیسو رکھتے تھے کہ اس قدر شرعاً جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ ایک بار سر راہ بیٹھے تھے، حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سواری نکلی انھوں نے اٹھ کر زانوئے مبارک پر بوسہ دیا حضرت خواجہ نے فرمایا سید فروترک سید اور نیچے بوسہ دو انھوں نے پائے مبارک پر بوسہ لیا فرمایا سید فروترک انھوں نے گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا، ایک گیسو کہ رکاب مبارک میں الجھ گیا تھا وہیں الجھا رہا اور رکاب سے سم تک بڑھ گیا حضرت نے فرمایا سید فروترک انھوں نے ہٹ کر زمین پر بوسہ دیا گیسو رکاب مبارک سے جدا کر کے حضرت تشریف لے گئے لوگوں کو

OK

سننے کا؟۔

ارشاد:۔ فاسق ہے۔

عرض:۔ حضور اجمیر شریف میں خواجہ صاحب کے مزار پر عورتوں کو جانا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد:۔ غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر سے اردہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں، وہاں کی حاضری البتہ سنت جلیلہ عظیمہ قریب بواجبات ہے اور قرآن عظیم نے اسے مغفرت ذنوب کا تریاق بتایا لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيْماً. اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں، اور رسول ان کے لیے معافی مانگے تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے خود حدیث میں ارشاد ہوا۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ۔ جو میرے مزار کریم کی زیارت کو حاضر ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی، دوسری حدیث میں ہے مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ. جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا بیشک اس نے مجھ پر جفا کی۔ ایک تو یہ ادائے واجب دوسرے قبول توبہ تیسرے دولت شفاعت حاصل ہونا چوتھے سرکار کے ساتھ معاذ اللہ جفا سے بچنا یہ عظیم اہم امور ایسے ہیں جنھوں نے سب سرکاری غلاموں اور سرکاری کنیزوں پر خاک بوسی آستان عرش نشان لازم کر دی بخلاف دیگر قبور و مزارات کہ وہاں ایسی تاکیدیں مفقود اور احتمال مفسدہ موجود اگر عزیزوں کی قبریں ہیں بے صبری کرے گی اولیا کے مزار ہیں تو محتمل کہ بے تمیزی سے بے ادبی کرے یا جہالت سے تعظیم میں افراط جیسا کہ معلوم و مشاہد ہے لہٰذا ان کے لیے طریقہ اسلم احتراز ہی ہے۔

بدریا در منافع بیشمار است　　اگر خواہی سلامت بر کنار است

(۸) مسجد میں دنیا کی کوئی بات نہ کی جائے ہاں اگر کوئی دینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے دوسرے راہ گیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے چلا کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

(۹) تمسخر ویسے ہی ممنوع اور مسجد میں سخت ناجائز، یا ہنسا منع ہے قبر میں تاریکی لاتا ہے ہاں موقع سے تبسم میں حرج نہیں۔

(۱۰) فرش مسجد پر کوئی شے پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے موسم گرما میں لوگ پنکھا جھلتے جھلتے پھینک دیتے ہیں یا لکڑی چھتری وغیرہ رکھتے وقت دور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں اس کی ممانعت ہے غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۱۱) مسجد میں حدث منع ہے ضرورت ہو تو باہر چلا جائے، لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ ایام اعتکاف میں تھوڑا کھائے پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اخراج ریح کی حاجت نہ ہو وہ اس کے لیے باہر نہ جا سکے گا۔

(۱۲) قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ خلاف آداب دربار ہے۔ حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے پاؤں پھیلا لیا گوشہ مسجد سے ہاتف نے آواز دی ابراہیم بادشاہوں کے حضور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں، معاً پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔ OK

(۱۳) استعمالی جوتا اگر پاک ہو مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔ ادب و توہین کا راز عرف و عادت پر ہے ہاں بالکل نیا جوتا پہن سکتا ہے اور اسے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے جبکہ پنجہ اتنا سخت نہ ہو کہ سجدے میں انگلیوں کا پیٹ زمین پر نہ بچھنے دے۔ بحر الرائق میں ہے۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم جوتے کے دو جوڑے رکھتے استعمالی پہن کر دروازہ مسجد تک جاتے دوسرا غیر استعمالی پہن کر مسجد میں قدم رکھتے۔

(۱۴) مسجد میں یہاں کے کسی کافر کو آنے دینا سخت ناجائز اور مسجد کی بے حرمتی ہے

OK

عرض:۔ حضور تانبے یا لوہے کی انگوٹھی کا کیا حکم ہے۔
ارشاد:۔ مرد وعورت دونوں کے لیے مکروہ ہے۔
عرض:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی جائز رکھی جائے جو اس سے بیش بہا ہے اور تانبے وغیرہ کی مکروہ۔
ارشاد:۔ چاندی کی انگوٹھی تذکیر آخرت کے لیے جائز رکھی گئی ہے کہ سونا چاندی جنتیوں کا زیور ہے تانبے وغیرہ کا وہاں کیا کام (پھر فرمایا) ایک صاحب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی ارشاد فرمایا "مَالِی اَریٰ فِی یَدِکَ حِلْیَۃَ الْاَصْنَامِ" کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں بتوں کا زیور دیکھتا ہوں انھوں نے اتار کر پھینک دی، دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا "مَالِی اَریٰ فِی یَدِکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ" کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں دوزخیوں کا زیور دیکھتا

ہوں انہوں نے اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ ارشاد فرمایا "اِتَّخِذْہُ مِنَ الْوَرِقِ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالاً" چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پوری نہ کرو۔

OK

عرض:۔ تانبے، پیتل کے تعویذوں کا کیا حکم ہے۔
ارشاد:۔ مرد وعورت دونوں کو مکروہ اور سونے چاندی کے مرد کو حرام عورت کو جائز۔

OK

عرض:۔ حضور تانبے یا لوہے کی انگوٹھی کا کیا حکم ہے۔

ارشاد:۔ مرد وعورت دونوں کے لیے مکروہ ہے۔

عرض:۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ چاندی کی انگوٹھی جائز رکھی جائے جو اس سے بیش بہا ہے اور تانبے وغیرہ کی مکروہ۔

ارشاد:۔ چاندی کی انگوٹھی تذکیر آخرت کے لیے جائز رکھی گئی ہے کہ سونا چاندی جنتیوں کا زیور ہے تانبے وغیرہ کا وہاں کیا کام (پھر فرمایا) ایک صاحب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی ارشاد فرمایا "مَالِی اَرٰی فِی یَدِکَ حِلْیَۃَ الْاَصْنَامِ" کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں بتوں کا زیور دیکھتا ہوں انھوں نے اتار کر پھینک دی، دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا "مَالِی اَرٰی فِی یَدِکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ" کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھ میں دوزخیوں کا زیور دیکھتا

ہوں انہوں نے اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ ارشاد فرمایا "اِتَّخِذْہُ مِنَ الْوَرِقِ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا" چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشے) پوری نہ کرو۔

فرمایا گیا جب اس کے الفاظ محفوظ ہوئے تو معانی کی حفاظت ضرور کہ معانی الفاظ سے منفک نہیں ہو سکتے اور معانی قرآن عظیم کی صفت تِبْیَاناً لِکُلِّ شَیْءٍ ہے تو قرآن عظیم ہی سے تِبْیَاناً لِکُلِّ شَیْءٍ کا دوام ثابت ہو گیا۔

ارشاد:۔ قرآن عظیم کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگر چہ معانی ان الفاظ کے ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم میں ہونا کیا ضرور، نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے "ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ" اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو، الاماشاء اللّٰه .

عرض:۔ ماشاء اللہ تو ما کان و ما یکون میں ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ" ہم تم کو پڑھاویں گے پھر تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے، اس سے لازم آتا ہے کہ ماشاء اللہ کا علم حضور کو نہ رہا حالانکہ وہ ما کان و ما یکون میں سے ہے۔

ارشاد:۔ ماشاء اللہ کس کی نسبت فرمایا گیا ہے، آیات الٰہی کی نسبت کلام ہے، اور آیات الٰہی صفت الٰہی ہے اور وہ قدیم ہے، ما کان و ما یکون میں داخل نہیں، ما کان و ما یکون تو ان حوادث کا نام ہے جو اول روز سے آخر روز تک ہوئے اور ہوں گے۔

عرض:۔ سمدھن کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

OK

ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ خورجی جو گھوڑے کی زین میں لٹکی رہتی ہے اس میں قرآن شریف رکھا ہوا ایسی حالت میں سوار ہو سکتا ہے۔

ارشاد:۔ اگر گلے میں نہیں لٹکا سکتا اور خورجی میں رکھنے پر مجبور محض ہے تو جائز ہے۔

عرض:۔ بعد طلوع فجر کے سنۃ الفجر میں تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی نیت جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد:۔ نہیں کہ بعد طلوع فجر سوائے سنت فجر کے اور کوئی نفل پڑھنا ناجائز ہے ہاں بغیر نیت کے تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد سنت فجر سے ادا ہو جائیں گی۔

عرض:۔ حضور تیرہ سال میں میری اہلیہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئے جن میں

سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں، کسی کی عمر تین سال کی، کسی کی دو سال، کسی کی ایک سال ہوئی اور سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پسلی اور ام الصبیان، فی الحال صرف ایک لڑکی ۳ سالہ حیات ہے، حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد:۔ مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو حمل ہوا سے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دیجیے اور زوجہ اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہیے، اس وقت سے انشاء اللہ تعالیٰ بندوبست کیا جائے، اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید رکھیے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار ضرور پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں کے ایک ایک بار صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیۃ الکرسی نہ چھوٹے مگر ان دنوں میں آیت قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل ۳۔۳ بار صبح و شام اور سوتے وقت پڑھیں صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر پڑھیں کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر ہتھیلیوں پر دم کر کے سارا مونھ اور سینے اور پیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر ہاتھ پھیریں دوبارہ ایسے ہی سہ بارہ ایسے ہی، اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجیے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بناتے ہیں وہ بنوا لیجیے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جائے روشن کیجیے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کے لیے بھی روشن کیجیے وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر و آسیب و مرض تینوں کے دفع میں مجرب ہے۔ بچہ جو پیدا ہو پیدا ہوتے ہی مناسب سے پہلے اس کے

OK

ارشاد:۔ اس صورت میں قصر نہیں کہ سفر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

عرض:۔ ایک شخص بریلی کا ساکن مراد آباد میں دوکان کھولے اور ہمیشہ وہاں تجارت کا ارادہ ہو اور کبھی کبھی اپنے اہل و عیال کو بھی لے جایا کرے، اس صورت میں مراد آباد وطن اصلی ہوگا یا وطن اقامت۔

ارشاد:۔ وطن اصلی نہ ہوگا ہاں اگر وہاں نکاح کر لے تو ہو جائے گا۔

عرض:۔ اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں۔ OK

ارشاد:۔ نکاح تو ہو ہی جائے گا، اس واسطے کہ نکاح نام باہمی ایجاب و قبول کا ہے اگرچہ بامن[1] پڑھادے، چونکہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے لہٰذا احتراز لازم ہے۔

عرض:۔ ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف کی؟ اور نابالغ کا نکاح ہو تو ولیمہ کب اور کس دن کریں۔

ارشاد:۔ ولیمہ زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔

عرض:۔ نکاح کے بعد چھوہارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ حدیث دار قطنی و بیہقی و طحاوی سے مروی ہے۔

عرض:۔ خضاب سیاہ اگر وسمہ[2] سے ہو۔

ارشاد:۔ وسمہ سے ہو یا تسمہ[3] سے سیاہ خضاب حرام ہے۔

عرض:۔ کوئی صورت بھی اس کے جواز کی ہے۔

ارشاد:۔ ہاں جہاد کی حالت میں جائز ہے۔

عرض:۔ اگر جوان عورت سے مرد ضعیف نکاح کرنا چاہے تو خضاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں؟۔

[1] کوئی [2] ایک گھاس جس سے بال کالے ہوتے ہیں [3] جوتے کا پھیتا

دیہات بہت پریشان ہیں۔

ارشاد:۔ مذہب حنفی میں جمعہ وعیدین جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہے وہاں منع نہ کیا جائے اور جہاں نہیں ہے وہاں قائم نہ کیا جائے آخر شافعی مذہب پر تو ہو ہی جائے گا، ایسی صورت میں جہلا جمعہ تو جمعہ ظہر بھی چھوڑ دیں گے۔ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی، سے خوف کرنا چاہیے، مولیٰ علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طلوع آفتاب کے وقت نفل پڑھتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا جب وہ پڑھ چکا تو مسئلہ تعلیم فرمادیا۔

عرض:۔ حضور کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں۔

ارشاد:۔ نہیں۔

عرض:۔ قسم حضور کی کھانا جائز ہے؟۔

OK

ارشاد:۔ نہیں۔

عرض:۔ کیا بے ادبی ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ خلال تانبے پیتل کا گلے میں لٹکانا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ ناجائز ہے، کیوں کہ یہ تعلیق کے حکم میں ہے ویسے جائز ہے اور سونے چاندی کا حرام ہے بلکہ عورتوں کو بھی ایسے ہی سونے چاندی کے ظروف میں کھانا ناجائز ہے، اور گھڑی کی چین بھی، عام ازیں کہ چاندی کی ہو یا پیتل کی، ہاں ڈورا باندھ سکتا ہے۔

عرض:۔ جوان غیر محرم عورت کے سلام کا جواب دینا چاہیے یا نہیں۔

ارشاد:۔ دل میں جواب دے۔

عرض:۔ اگر غائبانہ نامحرم کو سلام کہلائے۔

ارشاد:۔ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ ع۔ بسا کیں آفت از گفتار خیزد۔

عرض:۔ سنۃ الفجر اول وقت پڑھے یا متصل فرضوں کے۔

ارشاد:۔ اول وقت پڑھنا اولی ہے حدیث شریف میں ہے جب انسان سوتا ہے

شیطان تین گرہ لگا دیتا ہے جب صبح اٹھتے ہی وہ رب عزوجل کا نام لیتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے اور وضو کے بعد دوسری اور جب سنتوں کی نیت باندھی تیسری بھی کھل جاتی ہے لہٰذا اول وقت سنتیں پڑھنا اولی ہے۔

عرض: ۔ظہر کے وقت بغیر سنت پڑھے امامت کر سکتا ہے۔

ارشاد: ۔بلا عذر نہ چاہیے۔

عرض: ۔ سنت جمعہ اگر خطبہ شروع ہونے کی وجہ سے چھوٹ جائیں تو بعد نماز جمعہ پڑھے یا نہیں؟۔

ارشاد: ۔ پڑھے اور ضرور پڑھے۔

عرض: ۔ بعض جگہ دستور ہے کہ مسلمان ہندو کی آڑھت میں مال فروخت کرتا ہے اور اس صورت میں ہندو کو کمیشن دینا پڑتا ہے، اور وہ لوگ کمیشن کے ساتھ چار آنے سیکڑہ اس بات کا لیتے ہیں کہ اس رقم کا اناج خرید کر کبوتروں کو ڈالا جائے گا یہ دینا جائز ہے یا نہیں؟۔

ارشاد: ۔اگر جانوروں کے لیے لیں کچھ حرج نہیں۔البتہ بت وغیرہ کے لیے ناجائز ہے۔

عرض: ۔دست غیب و کیمیا حاصل کرنا کیسا ہے؟۔ OK

ارشاد: ۔ دست غیب کے لیے دعا کرنا محال عادی کے لیے دعا کرنا ہے جو مثل محال عقلی و ذاتی کے حرام ہے، اور کیمیا تضییع مال ہے، اور یہ حرام ہے، آج تک کہیں ثابت نہیں ہوا کہ کسی نے بنالی ہو "کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ اِلَی الْمَاءِ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ"(١) دست غیب جو قرآن عظیم میں ارشاد ہے اس کی طرف لوگوں کو توجہ ہی نہیں کہ فرماتا ہے "وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ" (٢) یَتَّقِ اللّٰه پر عمل نہیں ورنہ حقیقۃً سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔میرے ایک دوست مدینہ طیبہ کے رہنے والے ان کا

---

(١) جیسے کوئی دونوں ہاتھ پھیلائے پانی کی طرف بیٹھا ہو اور وہ پانی یوں اسے پہنچنے والا نہیں ١٢

(٢) اور جو اللہ سے ڈرے اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔١٢

M-09825696131 P - 278

ہیں کیا ایسا کرنے والا ڈرتا نہیں کہ اللہ اس کے قلب کو الٹ دے نہ کہ آیات کو بالکل معکوس کر کے مہمل بنا دینا۔

عرض:۔ حضور پھر صوفیائے کرام کے وظائف میں یہ اعمال داخل کیوں کر ہوئے۔

ارشاد:۔ احادیث جن کی منقول عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان میں کس قدر موضوعات ہیں (اسی سلسلے میں فرمایا کہ) جاہلوں میں اسمائے حسنیٰ کی قوت بڑھانے کے واسطے ایک طریقہ یہ رکھا گیا ہے کہ مثلاً **یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ فِی عِزَّتِکَ وَالْعِزَّةُ فِی عِزَّةِ عِزَّتِکَ. یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ فِی عَظْمَتِکَ وَ الْعَظْمَةُ فِی عَظْمَةِ عَظْمَتِکَ.** خیر یہاں تک تو صحیح تھا، آگے اس کے یہ ہے۔ **یَامُذِلُّ تَذَلَّلْتَ فِی ذِلَّتِکَ وَالذِّلَّةُ فِی ذِلَّةِ ذِلَّتِکَ. یَا خَافِضُ تَخَفَّضْتَ فِی خِفْضَتِکَ وَالْخِفُضُ فِی خِفُضِ خِفْضَتِکَ.** اب کہیے، یہ کفر ہوا یا نہیں، لیکن وہ کافر نہ ہوئے، اس واسطے کہ ان کو شیطان نے بہکا دیا، ان کو اس عربی عبارت کا ترجمہ نہیں معلوم (پھر فرمایا) صوفیائے کرام فرماتے ہیں۔ صوفی بے علم مسخرۂ شیطان است' وہ جانتا ہی نہیں شیطان اپنی باگ ڈور پر لگا لیتا ہے حدیث میں ارشاد ہوا **'اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ فِقْهٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْن.** بغیر فقہ کے عابد بننے والا عابد نہ فرمایا بلکہ عابد بننے والا فرمایا یعنی بغیر فقہ کے عبادت ہو ہی نہیں سکتی عابد بنتا ہے وہ ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت شاقہ کرے اور حاصل کچھ نہیں ایک صاحب اولیائے کرام میں سے تھے **قَدَّسَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِاَسْرَارِهِمْ** انہوں نے ایک صاحب ریاضت ومجاہدہ کا شہرہ سنا ان کے بڑے بڑے دعاوی سننے میں آئے ان کو بلایا اور فرمایا یہ کیا دعوے ہیں جو میں نے سنے؟ عرض کی: مجھے دیدار الٰہی روز ہوتا ہے ان آنکھوں سے، سمندر پر خدا کا عرش بچھتا ہے اور اس پر خدا جلوہ فرما ہوتا ہے۔ اب اگر ان کو علم ہوتا تو پہلے ہی سمجھ لیتے کہ دیدار الٰہی دنیا میں بحالت بیداری ان آنکھوں سے محال ہے سوائے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، اور حضور کو بھی فوق السمٰوٰت والعرش دیدار ہوا، دنیا نام ہے سماوات وارض کا، خیر ان بزرگ نے ایک عالم صاحب کو

OK

اس کی حفاظت کرتا ہوں اگر اس کا ایک ٹکڑا رسی کا جاتا رہے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا (پھر فرمایا) ان پر خاص توجہ تھی اور ان کو بھی خاص نیازمندی تھی اسی وجہ سے حضرت کو ان سے خاص محبت تھی حدیث میں ہے جو کوئی دریافت کرنا چاہے کہ اللہ کے یہاں اس کی کس قدر قدر و منزلت ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی کس قدر قدر و منزلت ہے اتنی ہی اس کی اللہ کے یہاں ہے۔ حضرت سیدی عبد الوہاب اکابر اولیائے کرام میں سے ہیں حضرت سیدی احمد بدوی کبیر کے مزار پر بہت بڑا میلہ اور ہجوم ہوتا تھا اس مجمع میں چلے آتے تھے ایک تاجر کی کنیز پر نگاہ پڑی فوراً نگاہ پھیر لی کہ حدیث میں ارشاد ہوا، اَلنَّظْرَةُ الْاُوْلٰی لَکَ وَالثَّانِیَةُ عَلَیْکَ. پہلی نظر تیرے لیے ہے اور دوسری تجھ پر، یعنی پہلی نظر کا کچھ گناہ نہیں اور دوسری کا مواخذہ ہوگا، خیر، نگاہ تو آپ نے پھیر لی مگر وہ آپ کو پسند آئی جب مزار شریف پر حاضر ہوئے ارشاد فرمایا عبد الوہاب وہ کنیز پسند ہے عرض کی ہاں اپنے شیخ سے کوئی بات چھپانا نہ چاہیے ارشاد فرمایا اچھا ہم نے تم کو وہ کنیز ہبہ کی اب آپ سکوت میں ہیں کہ کنیز تو اس تاجر کی ہے اور حضور ہبہ فرماتے ہیں معاً وہ تاجر حاضر ہوا اور اس نے وہ کنیز مزار اقدس کی نظر کی خادم کو اشارہ ہوا، انھوں نے آپ کی نذر کر دی، ارشاد فرمایا، عبد الوہاب اب دیر کا ہے کی، فلاں حجرہ میں لے جاؤ اور اپنی حاجت پوری کرو۔

عرض: انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق ہے؟

ارشاد: انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدۂ الہیہ کے لیے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے، اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں، ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا، ان کی ازواج کو نکاح حرام، نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں، بلکہ سیدی محمد بن عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں، وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کو حج کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے

بھری ہیں عبادت کرنے والوں سے، تمہاری کچھ حاجت نہیں، عرض کرتے ہیں، الٰہی پھر ہم کیا کریں، ارشاد ہوتا ہے میرے بندے کی قبر کے سرہانے قیامت تک کھڑے رہو اور تسبیح وتقدیس کرتے رہو اس کا ثواب میرے بندے کو بخشتے رہو (پھر فرمایا) اچھی باتیں مثلاً "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" ان کا اخروی نفع تو یہ ہے کہ ہر کلمہ سے ایک پیڑ جنت میں لگایا جاتا ہے اسی کو فرمایا جاتا ہے "وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَاباً وَّخَیْرٌ اَمَلاً" اور دوسری جگہ فرمایا جاتا ہے "وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَاباً وَّخَیْرٌ مَرَدًّا" اور فی الحال ان کا نفع یہ ہے کہ وہ کلمات مونھ سے نکل کر ہوا میں مجتمع رہتے ہیں قیامت تک تسبیح وتقدیس کریں گے اور اپنے قائل کے واسطے مغفرت مانگیں گے، اسی طرح کلمات کفر مونھ سے نکل کر ہوا میں مجتمع رہتے ہیں قیامت تک تسبیح وتقدیس کریں گے اور اپنے قائل پر لعنت کرتے رہیں گے۔

عرض: ۔ ایسی الماری جو چھت سے لگی ہوئی ہے اس کے اوپر کے درجے میں قرآن شریف رکھا ہے اب اس کی طرف پیر کر کے سو سکتا ہے یا نہیں؟۔

OK

ارشاد: ۔ جب پاؤں کے محاذات سے بہت بلند ہے تو حرج نہیں۔

عرض: ۔ شراب بیچنے والے کے ہاتھ کوئی چیز بیچنا جائز ہے یا نہیں؟۔

ارشاد: ۔ اگر شراب بیچنے والا مسلمان ہے اور اس کے پاس سوائے شراب کی آمدنی کے اور کچھ نہیں تو اس سے کوئی چیز بیچنا حرام ہے (۱) اور اگر کافر ہے یا اس کے پاس سوائے اس کے اور بھی آمدنی ہے تو جائز ہے۔ کفار کے لیے شراب اور خنزیر ایسے ہیں جیسے ہمارے لیے سرکہ اور بکری، کَالْخَلِّ وَالشَّاۃِ لَنَا۔

عرض: ۔ رنڈی کو مکان کرایہ پر دینا جائز ہے یا نہیں؟۔

---

(۱) یعنی جب کہ وہ قیمت اسی مال حرام سے دے، اور اگر اس نے کسی سے مال حلال قرض لیا ہے اور مال حلال کے عوض اس سے کچھ خریدتا ہے تو بیچنے میں حرج نہ ہوگا۔ مؤلف غفرلہ)

ارشاد :۔ اس کا اس مکان میں رہنا کوئی گناہ نہیں رہنے کے واسطے مکان کرایہ پر دینا کوئی گناہ نہیں باقی رہا اس کا زنا کرنا یہ اس کا فعل ہے اس کے واسطے مکان کرایہ پر نہیں دیا گیا۔(۱)

عرض :۔ علاج کرنا سنت ہے یا نہ کرنا؟۔

ارشاد :۔ دونوں سنت ہیں، یہ بھی ارشاد ہوا ہے۔ "تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ الَّذِیْ اَنْزَلَ الدَّاءَ اَنْزَلَ الدَّوَاءَ لِکُلِّ دَاءٍ" علاج کرواے اللہ کے بندو کہ جس نے مرض اتارا ہے اس نے ہر مرض کی دوا بھی اتاری ہے۔ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی عادت کریمہ اکثر یہی رہی ہے کہ ان کی امت کے لیے سنت ہو اور اکابر صدیقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت علاج نہ کرنا رہی ہے۔

عرض :۔ انگریزی دوائیاں جائز ہیں یا نہیں؟۔

ارشاد :۔ ان کے یہاں کی جس قدر رقیق دوائیں ہیں سب میں عموماً شراب ہوتی ہے سب نجس وحرام ہیں۔

عرض :۔ اگر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر جانور کے تیر مارا اور اس کے پاس پہنچنے سے پہلے بغیر ذبح کیے مر گیا اب اس کا کھانا کیسا ہے؟۔

ارشاد :۔ جائز ہے خواہ کہیں لگ جائے (پھر فرمایا) اگر تکبیر کہہ کر بندوق ماری اور ذبح کرنے سے پیشتر مر گیا تو حرام ہے اس واسطے کہ بندوق میں توڑ ہے کاٹ نہیں اور تیر میں کاٹ ہے۔

عرض :۔ سنا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلی اور اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتا جنت میں جائیں گے یہ صحیح ہے یا نہیں؟۔

---

(۱) یہاں بھی وہی ہے کہ اگر رنڈی کے پاس سوا اس ناپاک کمائی کے اور مال حلال نہیں جس سے کرایہ ادا کرے تو وہ مال زنانہ لینا چاہیے اور اگر اور ہو خواہ یوں کہ مال حلال قرض لے کر دے تو حرج نہیں۔ ۱۲ مؤلف غفرلہ

اپنے رب کو دیکھا یہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے رَاٰہُ رَاٰہُ رَاٰہُ حَتّٰی اِنْقَطَعَ نَفَسُہٗ. حضور نے اپنے رب کو دیکھا دیکھا دیکھا فرماتے رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گئی۔اس وقت کے عوام کے ذہن میں یہ مسئلہ نہیں آسکتا تھا اس لیے عوام میں اسکے معنی وہ فرماتے تھے اور جب خلوت میں پوچھا تو چونکہ کوئی اندیشہ نہ تھا اس لیے صاف صاف فرمادیا (پھر فرمایا) یہ واقعہ ایسا ہے کہ رب العزت جل جلالہ کو اس کی تصریح خود نہیں منظور سورۂ والنجم شریف میں کوئی لفظ تصریح کا نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس حدیث میں اس واقعہ کو بیان فرمایا وہ دونوں معنی کو محتمل، فرماتے ہیں نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ 'اَنّٰی کے معنی کیف کے بھی ہیں تو معنی یہ ہونگے 'نور ہے اس کو کیوں کر دیکھوں' اور اَنّٰی اَیْنَمَا کا مرادف ہے تو معنی یہ ہیں 'نور ہے جہاں دیکھوں اس کو'۔

(مؤلف۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضوی چتوڑی نے عزلت نشینی کے متعلق کچھ عرض کیا اس پر ارشاد فرمایا) آدمی تین قسم کے ہیں مفید، مستفید، منفرد۔ مفید وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے، مستفید وہ کہ خود دوسرے سے فائدہ حاصل کرے، منفرد وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔ مفید اور مستفید کو عزلت گزینی حرام ہے اور منفرد کو جائز بلکہ واجب۔ امام ابن سیرین کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا وہ لوگ جو پہاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کیے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی ان میں قابلیت نہ تھی ان کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام ابن سیرین پر عزلت حرام تھی (پھر فرمایا) امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے لکھا ہے۔ ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی ان کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب جو کتے کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھیڑیے سے ہوشیار کرتا رہتا ہے مانیں نہ مانیں یہ ان کا کام، سرکار نے فرمایا کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے لاکھ ریاضتیں لاکھ مجاہدے اس نسبت پر قربان جس کو یہ

نسبت حاصل ہے اس کو کسی مجاہدے کسی ریاضت کی ضرورت نہیں (پھر فرمایا) اور اسی میں ریاضت کیا تھوڑی ہے جو شخص عزلت نشین ہو گیا نہ اس کے قلب کو کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے نہ اس کی آنکھوں کو نہ اس کے کانوں کو، اس سے کہیے جس نے اوکھلی میں سر دیا ہے اور چاروں طرف سے موسل کی مار پڑ رہی ہے کئی ہزار کی تعداد میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ مجھ کو کبھی دیکھا نہ میں نے کبھی ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر پہلے مجھے کوستے ہونگے پھر اور کام کرتے ہونگے اور بحمد اللہ تعالی لاکھوں کی تعداد میں وہ لوگ بھی نکلیں گے جنہوں نے نہ مجھ کو دیکھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز کے بعد میرے لیے دعا کرتے ہونگے (پھر فرمایا) گالیاں جو چھاپتے ہیں اخباروں میں اور اشتہاروں میں وہ اخبار و اشتہار تو ردی میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں لیکن وہ چنگیاں جو ان کے دلوں میں لی گئی ہیں وہ قبروں میں ساتھ جائیں گی اور انشاء اللہ تعالی حشر میں رسوا کریں گی۔ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالی عنہما کے وصال کو تیرہ سو برس سے زائد ہوئے اس وقت تک تبرے سے انہیں نجات نہیں یہ کیوں اس لیے کہ غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ تَرَكَهُ الْحَقُّ مَالَهُ مِنْ صَدِيْق. اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا کہ اس کا کوئی دوست نہ رہا۔

عرض: ۔ یہ دعا کرنا کہ اللہ وہابیوں کو ہدایت کرے جائز ہے یا نہیں؟۔

ارشاد: ۔ وہابیہ کے لیے دعا فضول ہے ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ ان کے لیے آچکا ہے وہابی کبھی لوٹ کر نہ آئے گا اور جو ہدایت پا جائے وہ وہابی نہ تھا ہو چلا تھا، کفار وہاں جا کر کہیں گے ہمیں واپس دنیا میں بھیج کہ تجھ پر ایمان لائیں فرمایا ہے وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اگر انھیں پھر بھیجا جائے تو وہی کریں گے جس سے پہلے منع کیا گیا تھا۔

مؤلف: ۔ پنجشنبہ کے دن بعد عصر حسب معمول خط بنانے کے واسطے حجام حاضر ہوا اس کے ہاتھوں میں بدبو تھی ناپسند فرما کر دھونے کے لیے ارشاد فرمایا (پھر فرمایا) یہ بھی بے صبری و ناشکری ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ تشریف

لیے جا رہے تھے راستہ میں نہایت لطیف خوشبو آئی تمام لوگوں نے قصداً اسے سونگھا اور آپ نے ناک بند کر لی آگے چل کر ایک نہایت تیز بد بو آئی سب نے ناک بند کر لی مگر آپ کھولے رہے لوگوں نے سبب پوچھا ارشاد فرمایا وہ نعمت تھی میں نے خوف کیا کہ شاید میں اس کا شکریہ ادا نہ کر سکوں اور یہ بلا تھی اس پر میں نے صبر کیا۔

عرض:۔ داڑھی چڑھانا کیسا ہے۔

ارشاد:۔ نسائی شریف میں ہے "مَنْ عَقَدَ لِحْيَةً فَاَخْبِرُوْهُ اَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئٌ مِنْهُ" جو شخص اپنی داڑھی چڑھائے اسے خبر دیدو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

عرض:۔ حضور میری آنکھوں کی روشنی بہت کم ہے۔ OK

ارشاد:۔ (۱) آیۃ الکرسی شریف یاد کر لیجیے ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھیے نماز پنجگانہ کی پابندی رکھیے اور عورتیں کہ جن دنوں میں انھیں نماز کا حکم نہیں وہ بھی پانچوں وقت آیۃ الکرسی اس نیت سے کہ اللہ کی تعریف ہے نہ اس نیت سے کہ کلام اللہ ہے پڑھ لیا کریں اور جب اس کلمہ پر پہنچیں "وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا" دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آنکھوں پر رکھ کر اس کلمہ کو گیارہ بار کہیں پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ

نور نور نور نور نور

سفید چینی کی تشتری پر اسے اسی طرح لکھیں کہ واؤ اور میم کے سر کھلے رہیں اور آب زمزم شریف اور نہ ملے تو آب باراں اور نہ ملے تو آب جاری اور نہ ملے تو آب تازہ سے دھو کر دو سو چھپن بار اس پر یانور پڑھ کر دم کریں اول و آخر تین تین بار یہ درود شریف "اَللّٰهُمَّ يَانُوْرُ يَانُوْرَالنُّوْرِ صَلِّ عَلٰی نُوْرِکَ الْمُنِيْرِ وَاٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ" یہ پانی آنکھوں پر لگائیں اور باقی پی لیں۔

(۳) ٹھلیا[ع] کے تعویذوں کا چلہ کریں (پھر فرمایا) یہ عمل ایسے قوی التاثیر ہیں کہ اگر صدق

ع مٹی کا چھوٹا گھڑا

اعتقاد ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ گئی ہوئی آنکھیں واپس آجائیں۔

مؤلف:۔ ایک صاحب نے پانی پی کر بچا ہوا پھینک دیا اس پر **ارشاد** فرمایا: پھینکنا نہ چاہیے، کسی برتن میں ڈال دیتے، اس وقت تو پانی افراط سے ہے، اس ایک گھونٹ پانی کی قدر نہیں، جنگل میں جہاں پانی نہ ہو وہاں اس کی قدر معلوم ہو سکتی ہے کہ اگر ایک گھونٹ پانی مل جائے تو ایک انسان کی جان بچ جائے۔ حضرت خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علما دوست تھے دربار میں علما کا مجمع ہر وقت رہتا تھا ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا منھ تک لے گئے تھے پینا چاہتے تھے کہ ایک عالم صاحب نے فرمایا امیر المومنین ذرا ٹھہریے میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا انھوں نے فرمایا اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی میسر نہ ہو اور پیاس کی شدت ہو اتنا پانی کس قدر قیمت دیکر خریدیں گے فرمایا واللہ آدھی سلطنت دے کر، فرمایا بس پی لیجیے، جب خلیفہ نے پی لیا انھوں نے فرمایا اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قدر قیمت دیکر اس کا نکلنا مول لیں گے کہا واللہ پوری سلطنت دے کر ارشاد فرمایا بس آپکی سلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چلو پانی پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری، اس پر جتنا چاہے تکبر کر لیجیے۔

عرض:۔ سبز رنگ کا جوتا پہننا کیسا ہے؟۔

OK

ارشاد:۔ جائز ہے۔

عرض:۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک شکل اقدس سے ملتی تھی یا نہیں؟

ارشاد:۔ نہیں۔

عرض:۔ پھر اس شعر کا کیا مطلب ہے۔

نقشۂ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

ارشاد:۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جمال غوثیت آئینہ ہے جمال اقدس کا، اس میں وہ شبیہ مبارک دکھائی دیگی (پھر فرمایا) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل مبارک سر سے سینہ تک

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ تھی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سینے سے ناخن پا تک اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے پاؤں تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ ہوں گے۔ ایک صحابی حضرت عابس ابن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شباہت کچھ کچھ سرکار سے ملتی تھی، جب وہ تشریف لاتے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت سے سروقد کھڑے ہو جاتے (پھر فرمایا) اور یہ تو ظاہری شباہت ہے ورنہ فی الحقیقت وہ ذات اقدس تو شبیہ سے منزہ و پاک بنائی گئی ہے، کوئی ان کے فضائل میں شریک نہیں، امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں عرض کرتے ہیں۔

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِی مَحَاسِنِہٖ

OK

فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

حضور اپنے تمام فضائل ومحاسن میں شریک سے پاک ہیں جو ہر حسن آپ میں غیر منقسم ہے۔ اہل سنت کی اصطلاح میں جوہر اس جز کو کہتے ہیں جس کی تقسیم محال ہو یعنی حضور کے حسن میں سے کسی کو حصہ نہیں ملا۔

عرض:۔ جمعہ پڑھانا کس کا حق ہے؟۔

ارشاد:۔ سلطان اسلام یا اس کے نائب یا اس کے ماذون کا۔

عرض:۔ جہاں سلطان اسلام نہ ہو وہاں کیا عالم دین اس کا قائم مقام مانا جائیگا؟۔

ارشاد:۔ وہاں عالم دین ہی سلطان اسلام ہے وہ ہو یا اس کا نائب یا اس کا ماذون۔

عرض:۔ بجائے التحیات کے الحمد شریف پڑھ گیا اب کیا کرے۔

ارشاد:۔ سوائے قیام کے تلاوت قرآن نہ رکوع میں جائز ہے نہ سجود میں نہ قعدہ میں، بھول کر پڑھ گیا تو سجدۂ سہو کرے۔

عرض:۔ جس طرح ایمان کا تعلق قلب سے ہے کہ بغیر تصدیق قلبی زبانی کلمہ گوئی کارآمد نہیں، اسی طرح صرف کلمہ کفر بکنے سے بھی کفر نہ ہونا چاہیے جب تک کہ دل سے اس کا اقرار نہ کرے۔

ارشاد:۔ ہاں تنکے سے کرنا سنت ہے۔

عرض:۔ وضو کی حالت میں جھوٹ بولا یا غیبت کی یا فحش بکا تو وضو میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟۔

ارشاد:۔ مستحب یہ ہے کہ پھر وضو کرلے اگر نماز اسی وضو سے پڑھ لی خلاف مستحب کیا۔

عرض:۔ اگر دوا میں افیون اس قدر پڑی ہو کہ نشہ نہ لائے تو جائز ہے یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ ہاں اگر ایسی صورت ہو کہ اس کا کوئی اثر واقع نہ ہوتا ہو اور اس کی عادت نہ پڑے اور آئندہ بھی کوئی بات ظاہر نہ ہو تو جائز ہے۔

عرض:۔ حدیث شریف میں آیا ہے اِنِّیْ حَرَّمْتُ کُلَّ مُسْکِرٍ وَّ مُفْتِرٍ اور افیون مفتر ہے تو چاہیے کہ حرام ہو؟۔

ارشاد:۔ ہاں اگر حد تفتیر کو پہنچے گی تو حرام ہے۔

عرض:۔ تو حضور شراب کا بھی جب تک حد اسکار کو نہ پہنچے یہی حکم ہونا چاہیے؟۔

ارشاد:۔ وہ تو حرام لعینہ ہے، مثل پیشاب کے نجس ہے اپنی نجاست کے سبب حرام ہے نہ اسکار کے سبب، اگر ایک قطرہ کوئیں میں پڑ جائے سارا کنواں نجس ہو جائے گا۔

عرض:۔ امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اس کی کوئی اصل ہے؟۔

ارشاد:۔ کچھ نہیں۔

OK

عرض:۔ حضور یہ کسی صاحب کا لقب ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں امام علی رضا کا، رضی اللہ تعالی عنہ۔

عرض:۔ اگر مٹی آنکھ میں پڑ جائے اور پانی نکلے تو ناقض وضو ہے یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ یہ وہ پانی نہیں جس سے وضو ٹوٹے، ہاں دکھتی آنکھ سے اگر پانی نکلے ناقض وضو ہے۔

عرض:۔ حضور یہ مشہور ہے اَلْوِلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ۔

ارشاد:۔ یوں نہیں بلکہ یوں ہے وِلَایَۃُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ مِنْ نُبُوَّتِہٖ نبی کی ولایت اس کی

نبوت سے افضل ہے کہ ولایت کی توجہ الی اللہ ہے اور نبوت کی توجہ الی الخلق ہے۔

عرض:۔ حضور ولی کی ولایت بھی متوجہ الی اللہ ہوتی ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں، مگر اس کی توجہ الی اللہ نبی کی توجہ الی الخلق کے کروڑویں حصہ کو نہیں پہنچتی۔

عرض:۔ حضور بزرگان دین کے اعراس کی تعیین میں بھی کوئی مصلحت ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال شریف کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے اخذ برکات کے لیے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔

عرض:۔ حضور بزرگان دین کے اعراس میں جو افعال نا جائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے؟۔

ارشاد:۔ بلاشبہ اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے بھی توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں۔

عرض:۔ یہ حکم جو فرمایا گیا ہے کہ مزار شریف پر پائنتی کی طرف سے حاضر ہو ورنہ صاحب قبر کو سر اٹھا کر دیکھنا پڑیگا تو کیا عالم برزخ میں بھی اولیائے کرام کو سر اٹھانے کی ضرورت پڑتی ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں عوام کو بلکہ عامہ اولیائے کرام کو بھی اس کی ضرورت ہے اور یہ تو شان نبوت میں سے ہے کہ آگے پیچھے یکساں دیکھنا، بعض صحابہ کرام نے جو نئے مسلمان ہوئے تھے نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سبقت کی بعد نماز کے حضور نے ارشاد فرمایا اَتَرَوْنَ اَنَّ قِبْلَتِی اَمَامِی اِنّی اَریٰ مِنْ خَلْفِی کَمَا اَریٰ مِنْ اَمَامِی کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا مونھ قبلہ کو ہے میں ایسا ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے۔

مؤلف:۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ پر فرمایا کہ حضرت خواجہ کے مزار سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد تھے انھوں نے مجھ

عرض:۔ حکم یہ ہے کہ قبر کی پائنتی سے حاضر ہو، قبرستان میں جبکہ قبور کا اختلاط ہے کیونکر ہوگا؟۔

ارشاد:۔ سب سے پہلے قبرستان کی پائنتی جانب سے آئے اور اسی پائنتی کنارے پر کھڑا

ہو کر سلام کہے اور جو کچھ چاہے عام ایصال ثواب کرے کسی کو سر اٹھانے کی حاجت نہ ہوگی اور اگر کسی خاص کے پاس جانا ہے تو ایسے راستہ سے جائے جو اس قبر کی پائنتی جانب کو آیا ہو بشرطیکہ کوئی قبر درمیان میں نہ پڑے ورنہ ناجائز ہوگا۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں: زیارت کے واسطے قبروں کو پھاند کر جانا حرام ہے۔

میرے لیے بہتر ہے نفع نہ پائے گا۔علی بن ہیتی نے جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص خلیفہ ہیں، ایک بار حضور کی دعوت کی ،ان کے خاص مرید تھے حضرت علی جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ کھانا لائے خیال کرتے ہیں کہ روٹیاں کس کے سامنے پہلے رکھوں اپنے شیخ کے سامنے رکھتا ہوں تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے خلاف ہے اور اگر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھتا ہوں تو ارادت تقاضا نہیں کرتی انہوں نے اس طرح روٹیاں گھمائیں کہ دونوں کے حضور ایک ساتھ جا کر گریں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ مرید تمہارا بہت باادب ہے علی بن ہیتی نے عرض کیا بہت ترقیاں کر چکا ہے اب اس کو حضور اپنی خدمت میں لیں علی جوسقی یہ سنتے ہی ایک کونہ میں گئے اور رونا شروع کیا حضور نے فرمایا اس کو اپنے ہی پاس رہنے دو جس پستان کا ہلا ہوا ہے اسی سے دودھ پیے گا دوسرے کو نہیں چاہتا (پھر فرمایا) اپنے تمام حوائج میں اپنے شیخ ہی کی طرف رجوع کرے۔ OK

عرض:۔ اس حدیث کے کیا معنی ہیں، لَوْ کَانَ مُوْسیٰ حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِی؟.

ارشاد:۔ اگر موسیٰ تشریف لائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو گمراہ ہو جاؤ گے حالانکہ نبی نبی میں بحیثیت نبوت کے کچھ فرق نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان سابقہ ہیں، بہت احکام شریعت موسوی اور شریعت عیسوی کہ ہماری شریعت میں منسوخ ہوئے تو اگر ان احکام کو چھوڑ کر ان کی پیروی کی جائے یقیناً گمراہی ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند یہود مشرف بہ اسلام ہوئے اور نماز میں توریت شریف بھی پڑھنے کی اجازت چاہی، آیہ کریمہ نازل ہوئی "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ" اے مسلمانو، اگر مسلمان ہوتے ہو تو پورے مسلمان ہو جاؤ شیطان کے فریب میں نہ پڑو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

عرض:۔ شیخ کے حضور چپکا رہنا افضل ہے یا نہیں۔

ارشاد:۔ بیکار باتوں سے تو ہر وقت پرہیز چاہیے اور شیخ کے حضور خاموش رہنا افضل ہے

ضروری مسائل پوچھنے میں حرج نہیں، اولیائے کرام فرماتے ہیں، شیخ کے حضور بیٹھ کر ذکر بھی نہ کرے کہ ذکر میں دوسری طرف مشغول ہوگا اور یہ حقیقتاً ممانعت ذکر نہیں بلکہ تکمیل ذکر ہے کہ وہ جو کریگا بلا توسل ہوگا اور شیخ کی توجہ سے جو ذکر ہوگا وہ بتوسط ہوگا یہ اس سے بدرجہا افضل ہے (پھر فرمایا) اصل کار حسن عقیدت ہے یہ نہیں تو کچھ نفع نہیں اور صرف حسن عقیدت ہے تو خیر اتصال تو ہے۔ (پھر فرمایا) پرنالہ کی مثل تم کو فیض پہنچے گا، حسن عقیدت ہونا چاہیے۔

عرض:۔ حضور کیا یہ صحیح ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات اقدس کے وقت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا صبر بہتر ہے مگر آپ پر اور رونا برا ہے مگر آپ پر۔

ارشاد:۔ یہ الفاظ نظر سے نہ گزرے، بہت ممکن ہے کہ ایسا ہوا ہو۔

عرض:۔ اگر اس کو صحیح مانا جائے تو اس کے کیا معنے ہونگے۔

ارشاد:۔ معنی ظاہر ہے صبر ہوتا ہے متناہی رنج پر اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی کا رنج ہر مسلمان کو غیر متناہی ہے تو غیر متناہی پر صبر کیونکر ہوگا۔

عرض:۔ لیکن ہمارے علمائے کرام غم تازہ کرنے کو حرام فرماتے ہیں۔

ارشاد:۔ غم تازہ کرنا اپنی طرف سے ہوتا ہے اور یہاں جو رنج ہے وہ اپنے اختیار میں نہیں۔

عرض:۔ تو اگر بے اختیاری میں اپنے عزیز کی موت پر صبر نہ کرے تو جائز ہوگا۔

OK

ارشاد:۔ بے اختیاری بنا لیتے ہیں ورنہ اگر طبیعت کو روکا جائے تو یقین صبر ہو سکتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے راہ میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کی موت پر نوحہ کر رہی ہے، حضور نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا صبر کر، وہ اپنے حال میں ایسی بے خبر تھی کہ اس کو نہ معلوم ہوا کون فرما رہے ہیں ،جواب بیہودہ دیا کہ آپ تشریف لے جائیں مجھے میرے حال پر چھوڑیں، حضور تشریف لے گئے بعد کو لوگوں نے اس سے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا وہ گھبرائی اور فوراً دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہ ہوا کہ حضور منع

فرمارہے ہیں اب میں صبر کرتی ہوں، ارشاد فرمایا ''اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَمَۃِ الْاُوْلٰی'' صبر پہلی ہی بار کرتی تو ثواب ملتا پھر تو صبر آ ہی جاتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صبر کرے تو ہوسکتا ہے۔ امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نفس بچہ کی مثل ہے کہ اگر اس کو دودھ پلائے جاؤ جوان ہو جائے گا اور پیتا رہے گا، اور اگر چھوڑا دو چھوڑ دے گا۔ میں نے خود دیکھا، گاؤں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی اس کا دودھ اس وقت تک نہ چھوڑایا تھا ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پر چڑھ کر دودھ پینے لگتی۔

عرض:۔ حضور نفس اور روح میں فرق اعتباری معلوم ہوتا ہے۔

ارشاد:۔ اصل میں تین چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں نفس، روح، قلب۔ روح بمنزلہ بادشاہ کے ہے، اور نفس وقلب اس کے دو وزیر ہیں نفس اس کو ہمیشہ شر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرت معاصی اور خصوصاً کثرت بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے اب اس میں حق کے دیکھنے سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی، مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے اور پھر معاذ اللہ اوندھا کر دیا جاتا ہے اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے بالکل چوپٹ ہو کر رہ جاتا ہے (پھر فرمایا) قلب حقیقۃً اس مضغۂ گوشت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک لطیفۂ غیبیہ ہے جس کا مرکز یہ مضغۂ گوشت ہے سینے کے بائیں جانب اور نفس کا مرکز زیر ناف ہے اسی واسطے شافعیہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ نفس سے جو وساوس اٹھیں وہ قلب تک نہ پہنچنے پائیں اور حنفیہ زیر ناف باندھتے ہیں۔

کہ سرچشمہ باید گرفتن بہ میل　　چو پر شد نشاید گرفتن بہ پیل

یعنی گربہ کشتن روز اول باید۔ اسی واسطے یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اگر ہاتھ سختی سے باندھے جائیں تو وساوس نہ پیدا ہوں۔

ے کسی چیز پر بلا ارادہ نظر پڑ جائے تو اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے، اور اس قسم کے واقعہ پر نظر پڑ جائے تو حرج نہیں کیونکہ حدیث میں ہے۔ النظرۃ الاولیٰ لک والثانیۃ علیک یعنی پہلی (بلا ارادہ) نگاہ معاف ہے اور دوسری (بالارادہ) نگاہ پر مواخذہ ہے۔ (ف)

ارشاد:۔ نہیں کہ پاک پانی نے نہ ابالا۔

عرض:۔ کتے کا رواں تو ناپاک نہیں؟۔

ارشاد:۔ صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے۔ لیکن بلاضرورت پالنا نہ چاہیے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کرکے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام در دولت پر حاضر ہیں، فرمایا کیوں، عرض کیا "اِنَّا لَانَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ اَوْ تَصَاوِیْرُ" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پلا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔

OK

عرض:۔ خلافت راشدہ کس کس کی خلافت تھی؟۔

ارشاد:۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، مولی علی، امام حسن، امیر معاویہ، عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہم کی خلافت راشدہ تھی اور اب سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت خلافت راشدہ ہوگی۔

عرض:۔ بعض علی گڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں؟

ارشاد:۔ وہ تو ایک خبیث مرتد تھا۔ حدیث میں ارشاد فرمایا "لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّداً فَاِنَّهُ اِنْ یَّکُنْ سَیِّدَکُمْ فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ" منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

عرض:۔ حضور یہ صحیح ہے کہ عالم کی زیارت ثواب ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں صحیح حدیث میں وارد ہوا "اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ اَلنَّظَرُ اِلَی الْکَعْبَةِ عِبَادَةٌ اَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ" عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ معظمہ کو دیکھنا عبادت ہے، قرآن عظیم کو دیکھنا عبادت ہے۔

عرض:۔ دل میں اگر الفاظ طلاق بولے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ نہیں، جب تک اتنی آواز سے نہ کہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو خود اس کے کان سن لیں

رحمت چاہے تو کروروں برس کے گناہ دھودے غلامی ہونا چاہیے سرکار کی، ایک نیکی سے معاف فرمادے، بلکہ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے، اور اگر عدل فرمائے تو کروروں برس کی نیکیاں ایک صغیرہ کے عوض رد فرمادے، حدیث میں ارشاد ہوا کوئی شخص بغیر اللہ کی رحمت کے اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جاسکتا، صحابہ نے عرض کی "وَلَا اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" آپ بھی نہیں یارسول اللہ، ارشاد فرمایا "وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ رَحْمَۃٌ" اور میں بھی جب تک کہ میرا رب رحمت نہ فرمائے۔ گناہ نہ سہی، استحقاق کس بات کا ہے، دنیا ہی کا قاعدہ دیکھیے، اگر اجیر ہے مزدوری کرے گا اجرت پائے گا اور اگر عبد ہے مملوک ہے کتنی ہی خدمت کرے کچھ نہ پائے گا ہم سب تو اسی کی مخلوق و مملوک ہیں اس کی رحمت ہی رحمت ہے آپ ہی بندوں کو توفیق دی آپ ہی ان کو اسباب دیے، آپ ہی آسان فرمایا، اور فرماتا ہے بدلہ ہے ان کے نیک عملوں کا، نعم العبد کیا اچھا بندہ ہے ایوب علیہ الصلاۃ والسلام، کتنے عرصہ تک بلا میں مبتلا رہے اور صبر بھی کیسا جمیل فرمایا، جب اس سے نجات ملی عرض کیا، الٰہی میں نے کیسا صبر کیا، ارشاد ہوا اور توفیق کس گھر سے لایا، ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے سر پر خاک اڑائی، عرض کیا بیشک اگر تو توفیق نہ عطا فرماتا تو میں صبر کہاں سے کرتا۔

عرض:۔ آدم علیہ الصلاۃ والسلام رسول بھی تھے؟۔

ارشاد:۔ ہاں۔

عرض:۔ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو اول الرسل کہا جاتا ہے یہ کس وجہ سے؟۔

ارشاد:۔ کافروں کی طرف جو رسول بھیجے گئے ہیں ان میں سے سب اول حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہیں آپ سے پہلے جو نبی تشریف لائے وہ مسلمانوں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

عرض:۔ کلب علی کے کیا معنی ہیں؟۔

ارشاد:۔ علی کی سرکار کا کتا۔

عرض:۔ اولیائے کرام میں بھی کسی کا نام کلب ہوا ہے؟۔

ارشاد:۔ سلف صالحین صحابہ تابعین میں کلب کلیب کلاب نام ہوئے۔

عرض:۔ متواتر ہونے کے لیے کتنی تعداد درکار ہے؟۔

ارشاد:۔ بعض نے تیرہ چودہ حدیثیں فرمائی ہیں، بعض نے فرمایا کہ تیں اور یہاں چالیس ہوگئیں۔

عرض:۔ "اِنّی اُحَرِّمُ مَابَیْنَ لَابِتَیْھَا" یہ حدیث حنفیہ کے یہاں ہے یانہیں؟۔

ارشاد:۔ ہے، اوراسی پران کا عمل ہے، اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ وہاں (مکہ معظّمہ) جزا لازم آتی ہے اور یہاں (مدینہ طیبہ) نہیں۔

عرض:۔ فاسق اگر مصافحہ کرنا چاہے تو جائز ہے یانہیں؟۔

ارشاد:۔ اگر وہ کرنا چاہے تو جائز ہے ابتدا نہ چاہیے۔

عرض:۔ حضور اگر فاسق معلن ہو؟۔

ارشاد:۔ اگر چہ معلن ہو، مبتدع سے نہ چاہیے؟۔

عرض:۔ زید نے ایک شخص کو پوشیدگی میں گناہ کرتے دیکھا اب یہ اس کے پیچھے اقتدا کرسکتا ہے یانہیں؟۔

ارشاد:۔ کرسکتا ہے۔ یہ اپنے کو دیکھے اگر اس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو تو نہ پڑھے حدیث میں ہے "تَرَی الْقَذَاۃَ فِی عَیْنِ اَخِیْکَ وَلَاتَرَی الْجِذْعَ فِی عَیْنِکَ" (ہاں فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے)۔

OK

عرض:۔ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ خلاف سنت ہے۔ میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ میرے بھائی کی قبریں دیکھیے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔

عرض:۔ اگر جیب میں کوئی لکھا ہوا کاغذ ہو تو بیت الخلا جا سکتا ہے یانہیں؟۔

ارشاد:۔ چھپا ہوا ہے جاسکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ علاحدہ کردے۔

عرض:۔ تمغے جو اسکولوں میں ملتے ہیں ان پر چہرہ بنا ہوتا ہے اس کو لگا کر نماز ہوسکتی ہے یا نہیں۔

ارشاد:۔ ہوگی، مگر مکروہ تحریمی ہے۔

کلاہ مبارک ان کے سر پر رکھی، آنکھ کھلی تو کلاہ اقدس موجود تھی، یہ سلسلہ حواریہ آپ سے شروع ہوا۔

عرض:۔عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم حدیث میں ہے؟۔ OK

ارشاد:۔ہاں حدیث میں ہے۔مَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ الْعَرَبَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔دوسری حدیث میں ہے۔حُبُّ الْعَرَبِ اِیْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ، ایک اور حدیث میں ہے۔اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ۔

عرض:۔ عربی زبان مرنے کے وقت سے ہوجاتی ہے؟۔

ارشاد:۔اس کی بابت تو کچھ حدیث میں ارشاد نہیں ہوا۔حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب کتاب ابریز کے شیخ فرماتے ہیں۔منکر نکیر کا سوال سریانی میں ہوگا اور کچھ لفظ بھی بتائے ہیں۔

عرض:۔عبرانی اور سریانی ایک ہی ہیں۔

ارشاد:۔عبرانی اور ہے، اور سریانی اور۔عبرانی میں انجیل نازل ہوئی اور سریانی میں توریت ہے۔

عرض:۔حضور متکلمین جو زمان ومکان کو بعد وامتداد موہوم کہتے ہیں اس کے کیا معنی؟۔

ارشاد:۔خارج میں ان کا وجود نہیں، وہم حکم کرتا ہے، لیکن ان کا وجود انیاب اغوال کے مثل نہیں، اصلیت ہے۔

عرض:۔حضور خلا ممکن ہے۔

ارشاد:۔خلا بمعنی فضا تو واقع ہے اور خلا بمعنی فضا خالی عن جمیع الاشیا موجود تو نہیں لیکن ممکن ہے۔فلاسفہ جتنی دلیلیں بیان کرتے ہیں جزء لایتجزی اور خلا وغیرہ کے استحالہ میں وہ سب مردود ہیں، کوئی دلیل فلاسفہ کی ایسی نہیں جو ٹوٹ نہ سکے، فلاسفہ نے جتنی دلیلیں قائم کی ہیں وہ سب اتصال اجزا کو باطل کرتی ہیں وجود جز کو باطل نہیں کرتیں، اور ترکیب جسم

بتاتے ہیں، بعض کے نزدیک اٹھارہ عالم ہیں۔ عقلیہ ، روحیہ، نفسیہ، طبعیہ، جسمانیہ، عنصریہ، مثالیہ، خیالیہ، برزخیہ، حشریہ، جناتیہ، جہنمیہ، اعرافیہ، رویتیہ، صوریہ، جمالیہ، جلالیہ۔ یہ سترہ ہوتے ہیں یقیناً ایک رہ گیا ہے وہ ارشاد ہو۔

ارشاد:۔ یہ کسی کا تخیل ہے اور غیر صحیح ، اس کی تکمیل کیا ہو۔

عرض:۔ برزخ کی تعریف تو یہ ہے کہ وہ شے جو متوسط ہو درمیان دو شے کے جسے دونوں سے علاقہ ہو سکے۔ جب صرف برزخ کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس کا مفہوم قبر ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ برزخ سے مراد قبر ہے یا وہ زمانہ جو بعد مرنے سے قیامت یا حشر تک ہے؟۔

ارشاد:۔ نہ قبر نہ وہ زمانہ بلکہ وہ مقامات جن میں ارواح بعد موت حشر تک حسب مراتب رہتی ہیں۔

OK

عرض:۔ قیامت اور حشر کا فرق۔ قیامت وہ ہے جس میں سب موجودات فنا کیے جائیں گے اور حشر میں پھر از سر نو پیدا کیے جائیں گے، اگر برزخ کا زمانہ قیامت ہے تو بعد قیامت حشر تک کے زمانہ کا کوئی نام ہے یا نہیں، اور قیامت کے کتنے عرصہ کے بعد حشر ہوگا۔

ارشاد:۔ وہ ساعت ہے، کبھی اسے بھی قیامت کہتے ہیں ورنہ قیامت وحشر ایک ہیں، ساعت وحشر کے درمیان جو زمانہ ہے اسے مابین النفختین کہتے ہیں، حشر چالیس برس بعد ہوگا۔

عرض:۔ درجات برزخ علیین اور سجین اور ان کے سوا جو ہوں ارشاد ہوں۔

ارشاد:۔ علیین اور سجین برزخ ہی کے مقامات ہیں، اور ہر ایک میں حسب مراتب تفاوت بیشمار۔

عرض:۔ درجات فقر ترتیب وار ارشاد ہوں کہ جب طالب سلوک کی راہ چلتا ہے تو اول کون سا درجہ حاصل ہوتا ہے پھر کون سا۔

ارشاد:۔ صلحا، سالکین، فانیین، واصلین، اب ان واصلوں کے مراتب ہیں۔ نجبا، نقبا، ابدال، بدلا، اوتاد، امامین، غوث، صدیق، نبی، رسول تین پہلے سیر الی اللہ کے ہیں، باقی

طہارت کی بحث ان دونوں صاحبوں نے کی ہے۔امام ابن حجر نے ابحاث محدثانہ لکھی ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے اوراس پر یہ اعتراض ہے، یوں کہا جاتا ہے اوراس پر یہ اعتراض ہے، اخیر میں لکھاہے کہ فضلات شریفہ کی طہارت ان کے نزدیک ثابت نہیں، امام عینی نے بھی شرح بخاری میں اس بحث کو بہت بسط سے لکھا ہے، آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ابحاث ہیں، جو شخص طہارت کا قائل ہو اس کو میں مانتا ہوں اور جو اس کے خلاف کہے اس کے لیے میرے کان بہرے ہیں میں سنتا نہیں، یہ لفظ ان کی کمال محبت کو ثابت کرتا ہے اور میرے دل میں ایسا اثر کر گیا کہ ان کی وقعت بہت ہوگئی۔

عرض:۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اعضائے شریفہ مثلاً موئے مبارک اور دندان شریف اور ناخن شریف کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ یہ ناجائز وحرام ہے، ابتذال وتوہین ہے، جو چیز حرام کی گئی اس کی حلت کی کوئی وجہ نہیں، وہ مباح نہیں ہوسکتی، اگر تبرک چاہتا ہے پانی میں دھو کر پیے۔

عرض:۔ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالاً طَيِّباً میں طَيِّباً کی قید کیسی ہے؟ کیوں کہ ہر حلال طیب ہے۔

ارشاد:۔ جو چیز حلال ہو اور طیب ہو اسے کھاؤ یہ معنی ہیں۔ (پھر فرمایا) ہر طیب حلال ہے اور ہر حلال طیب نہیں، جو چیزیں مکروہ ہیں وہ طیبات سے خارج ہیں۔

عرض:۔ آدمی کی ہڈی طیب ہے اور حلال نہیں۔

ارشاد:۔ طاہر ہے طیب نہیں، طاہر کے معنی پاک کے، اگر نماز میں پاس ہو تو حرج نہیں، اور طیب کے معنی پاک جائز الاستعمال جس میں کسی جہت سے نقصان نہ ہو، ناقص چیز کو خبیث کہا جاتا ہے، طاہر عام ہے حلال اس سے خاص ہے طیب اس سے بھی خاص ہے۔

عرض:۔ قیدی لوگ قید خانہ میں جو اشیا بناتے ہیں گورنمنٹ ان کو فروخت کرتی ہے، ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ ظلماً بنوائی گئی ہیں، ناجائز ہے۔

عرض:۔ پاگل خانے کی اشیا کا بھی کیا یہی حکم ہے؟۔

ارشاد:۔ جو واقعی میں پاگل ہیں ان کو ایک جگہ پر رکھنا ظلم نہیں بلکہ خلائق کو فائدہ پہنچانا ہے اور کام جوان سے لیتے ہیں یہ روٹی کپڑے کے عوض۔

عرض:۔ اوجھڑی کھانا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ مکروہ ہے۔

عرض:۔ تفریحاً جھولا جھولنا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ شارع عام پر نہ ہو، مکان میں ہو کچھ حرج نہیں، یہ تو بدن کی ریاضت ہے، بعض امراض میں اطبا مفید بتاتے ہیں۔

عرض:۔ حضور عورتوں کو بھی جائز ہے؟۔

ارشاد:۔ کوئی نامحرم نہ ہو اور گھر کے اندر ہوں اور گانا نہ گائیں تو ان کے واسطے بھی جائز، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے اپنے نکاح کی کوئی خبر نہ تھی، میں اپنے مکان میں جھولا جھول رہی تھی کہ میری ماں مجھ کو اٹھا کر لے گئیں۔

عرض:۔ کفار کے جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ اگر اس اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو جائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے، حدیث میں فرمایا گیا، اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہیے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لیے اچھلتا کودتا، خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وصول ہوئی۔

عرض:۔ ہندوؤں کے رام لیلا وغیرہ دیکھنے جانا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَّلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ، اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ۔ مسلمان ہوئے ہو تو پورے مسلمان ہو جاؤ، شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استدعا کی کہ اگر اجازت ہو تو نماز میں کچھ آیتیں توریت شریف کی بھی ہم لوگ پڑھ لیا کریں، اس

عرض:۔ حضور عقد انامل بھی حدیث میں آیا ہے؟۔

ارشاد:۔ کوئی خاص طریقہ اس کا حدیث میں مذکور نہیں، البتہ ایک حدیث میں ہے، اُعْقُدْنَّ الْاَنَامِلَ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطِقَاتٌ. پوروں پر ذکر الٰہی کا شمار کرو کہ ان سے سوال ہونا ہے، یہ بولیں گے۔

OK

عرض:۔ حضور سحر میں قلب حقیقت ہو جاتا ہے یا نہیں؟۔

ارشاد:۔ سحر میں اصل شے بالکل متغیر نہیں ہوتی ہے، سحرۂ فرعون کے بارہ میں فرمایا جاتا ہے، سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ. لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرا دیا، يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى. موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال میں ان کے جادو سے یہ بات پیدا ہوگئی کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتی ہیں۔ سلطان جہانگیر مرحوم جد سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں ایک بازی گر آیا اور چند تماشے دکھائے پھر عرض کی، حضرت مجھے آسمان پر جانے کی ضرورت ہے، ایک میرا دشمن آسمان پر ہے عورت کو حفاظت کے لیے محلات شاہی میں بھجوا دیجیے، خیر عورت بھیج دی گئی اس نے پیچک نکال کر آسمان کی طرف پھینکی، اب یہ اس کچے ڈورے پر چڑھتا ہوا آسمان کی طرف چلا، یہاں تک کہ نظروں سے غائب ہو گیا، تھوڑی دیر کے بعد شور وغل کی آوازیں آنے لگیں اور ایک ہاتھ آ کر گرا پھر دوسرا ہاتھ پھر ایک پاؤں پھر دوسرا پھر سر اور دھڑ بھی جدا ہو کر گرا جس سے معلوم ہوا کہ دشمن غالب اور یہ مغلوب ہوا، عورت نے جب یہ خبر سنی محل سے نکل کر آئی تمام اعضا جمع کیے پھر خوب آگ روشن کر کے مع ان اعضا کے جل کر خاکستر ہوگئی، تھوڑی دیر میں دیکھا تو وہی بازی گر اسی ڈورے پر سے اترا چلا آتا ہے اس نے حاضر ہو کر بادشاہ سے کہا کہ حضور کی توجہ سے میں اپنے دشمن پر غالب آیا اب حضور میری بیوی کو محل سے بلوا دیں، یہاں حضور خود ہی حیران تھے کہ کون بازی گر اور کس کی بیوی، ابھی ابھی تو دونوں آگ میں جل گئے، جب اس نے تقاضا کیا تو بادشاہ نے ساری کیفیت بیان کی کہ یہ راکھ جلی ہوئی پڑی ہے، اس نے کہا حضور ہم غریبوں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے

ارشاد:۔ خیر مسلمانوں میں رائج یوں ہے اور سورۂ اخلاص کا ثلث قرآن ہونا متواتر حدیث میں ہے اور سورۂ کافرون کا ربع ہونا متواتر نہیں۔

عرض:۔ بعض لوگ قُلْ هُوَ اللّٰه شریف تین بار پڑھتے ہیں اور ہر بار بِسمِ اللّٰه بآواز پڑھتے ہیں؟۔

ارشاد:۔ ایک بار بآواز تسمیہ ہونا چاہیے خواہ کہیں ہو الم کے اول ہو یا سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے اول ہو یا سورۂ اخلاص شریف کے اول ہو اور باقی آہستہ ہو۔

عرض:۔ "وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِنَ الْمَثَانِي" سے کیا مراد ہے؟۔

ارشاد:۔ سبع مثانی کی تفسیر کی گئی ہے سورۂ فاتحہ شریف کے ساتھ۔

عرض:۔ قبرستان میں بآواز قرآن عظیم پڑھنا کیسا ہے؟۔

ارشاد:۔ ایسی آواز سے پڑھنا مستحسن ہے کہ اموات سنیں اور ان کا دل بہلے، نہ اتنی کریہہ آواز سے کہ مردے کو بھی پریشان کرے۔

عرض:۔ وقت دفن اذان کیوں کہی جاتی ہے؟۔

ارشاد:۔ دفع شیطان کے لیے۔ حدیث میں ہے کہ اذان جب ہوتی ہے شیطان ۳۶ میل بھاگ جاتا ہے۔ الفاظ حدیث میں یہ ہے کہ روحا تک بھاگتا ہے، اور روحا مدینہ طیبہ سے ۳۶ میل ہے۔ اور وہ وقت ہوتا ہے دخل شیطان کا جس وقت منکر نکیر سوال کرتے ہیں۔ 'مَنْ رَبُّكَ' تیرا رب کون ہے، یہ لعین دور سے کھڑا اشارہ کرتا ہے اپنی طرف کہ مجھ کو کہہ دے۔ جب اذان ہوتی ہے بھاگ جاتا ہے وسوسہ نہیں ہوتا پھر سوال کرتے ہیں "مَادِيْنُكَ" تیرا دین کیا ہے، اس کے بعد سوال کرتے ہیں "مَاتَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ" ان کے بارے میں کیا کہتا ہے، اب نہ معلوم کہ سرکار خود تشریف لاتے ہیں یا روضۂ مقدسہ سے پردہ اٹھا دیا جاتا ہے، شریعت نے کچھ تفصیل نہ بتائی، اور چونکہ امتحان کا وقت ہے اس لیے 'هٰذَا النَّبِي" نہ کہیں گے۔ 'هٰذَا الرَّجُل' کہیں گے۔

OK

عرض:۔ یہ زمین قیامت کے روز دوسری زمین سے بدل دی جائے گی؟۔

ارشاد:۔ ہاں ان زمین و آسمان کا دوسرے زمین و آسمان سے بدلا جانا تو قرآن عظیم

OK

عرض:۔ سیدنا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے عصا میں دیمک لگ جانا صحیح ہے؟۔

ارشاد:۔ ہاں سیدنا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام جنوں سے بیت المقدس بنوار ہے تھے اور آپ کا قاعدہ یہ تھا کہ خود کھڑے ہو کر کام لیتے تھے اگر آپ وہاں تشریف فرما نہ ہوتے تو وہ معمار شرارت کرتے تھے ابھی ایک سال کا کام باقی تھا کہ آپ کے انتقال کا وقت آ گیا آپ نے غسل فرمایا کپڑے نئے پہنے خوشبو لگائی اور اسی طرح تشریف لائے اور عصا پر تکیہ فرما کر کھڑے ہو گئے عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کی روح قبض کر لی آپ اسی طرح عصا پر ٹیک لگائے رہے پہلے تو جنوں کو رات کو فرصت مل بھی جاتی تھی اب دن رات برابر کام کرنا پڑتا تھا حضرت ہر وقت کھڑے ہی رہتے تھے اور اجازت مانگنے کی کسی میں ہمت نہ تھی ناچار سال بھر تک یکلخت رات دن برابر کام کیا، انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اجسام بعینہا ویسے ہی رہتے ہیں ان میں کوئی تغیر نہیں آتا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کا جسم مبارک بھی اسی طرح رہا، جب کام پورا ہو چکا دیمک کو حکم ہوا، اس نے آپ کے عصا کو کھانا شروع کیا، جب عصا کمزور ہوا آپ نیچے تشریف لائے، جن پہلے غیب کے علم کا

ادعا رکھتے تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَالَبِثُوْا فِى الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ" کھل گیا جنوں کا حال کہ اگر غیب جانتے کیوں رہتے ایک سال سخت عذاب میں۔

مکتوب وصایا

جو وصال شریف سے دو گھنٹے ۱۷ منٹ پیشتر قلم بند کرائے اور آخر میں حمد و درود شریف و دستخط خود دست اقدس سے تحریر فرمائے۔

(۱) شروع نزع کے وقت کارڈ لفافے روپیہ پیسہ کوئی تصویر اس دالان میں نہ رہے جب یا حائض نہ آنے پائے۔ کتا مکان میں نہ آئے۔

(۲) سورۂ یٰسین و سورۂ رعد باآواز پڑھی جائیں۔ کلمۂ طیبہ سینہ پر دم آنے تک متواتر باآواز پڑھا جائے۔ کوئی چلا کر بات نہ کرے۔ کوئی رونے والا بچہ مکان میں نہ آئے۔

(۳) بعد قبض فوراً نرم ہاتھوں سے آنکھیں بند کردی جائیں، بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہہ کر نزع میں نہایت سرد پانی ممکن ہو تو برف کا پلایا جائے۔ ہاتھ پاؤں وہی پڑھ کر سیدھے کردیے جائیں۔ پھر اصلاً کوئی نہ روئے۔ وقت نزع میرے اور اپنے لیے دعائے خیر مانگتے رہو۔ کوئی کلمہ برا زبان سے نہ نکلے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جنازہ اٹھتے وقت خبردار کوئی آواز نہ نکلے۔

(۴) غسل وغیرہ سب مطابق سنت ہو۔ حامد رضا خاں وہ دعائیں کہ فتاویٰ میں لکھی ہیں خوب ازبر کرلیں تو وہ نماز پڑھائیں، ورنہ مولوی امجد علی۔

(۵) جنازہ میں بلا وجہ شرعی تاخیر نہ ہو۔ جنازہ کے آگے اگر پڑھیں تو "تم پہ کروڑوں درود" اور "ذریعۂ قادریہ"۔

(۶) خبردار کوئی شعر میری مدح کا نہ پڑھا جائے۔ یوں ہی قبر پر۔

(۷) قبر میں بہت آہستگی سے اتاریں۔ دہنی کروٹ پر وہی دعا پڑھ کر لٹائیں۔ پیچھے نرم مٹی کا پشتارہ لگادیں۔

(۸) جب تک قبر تیار ہو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عُبَيْدَكَ هٰذَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھتے رہیں۔ ناج قبر پر نہ لے جائیں، یہیں تقسیم کردیں، وہاں بہت غل

ہوتا ہے اور قبروں کی بے حرمتی۔

(۹) بعد تیاری قبر سرہانے الٓمٓ تا مُفْلِحُوْنَ پائنتی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تا آخر سورہ پڑھیں اور سات بار بآواز بلند حامد رضا خاں اذان کہیں۔ پھر سب واپس آئیں اور مُلَقِّنُ میرے مواجہہ میں کھڑے ہو کر تین بار تلقین کریں پیچھے پیچھے ہٹ ہٹ کر۔ پھر اعزا احبا چلے جائیں۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ میرے مواجہہ میں درود شریف ایسی آواز میں پڑھتے رہیں کہ میں سنوں۔ پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر کے چلے آئیں۔ اور اگر تکلیف گوارا ہو سکے تو تین شبانہ روز کامل پہرے کے ساتھ دو عزیز یا دوست مواجہہ میں قرآن مجید و درود شریف ایسی آواز سے بلا وقفہ پڑھتے رہیں کہ اللہ چاہے تو اس نئے مکان سے دل لگ جائے۔ (جس وقت وصال فرمایا اس وقت سے غسل شریف تک قرآن عظیم بآواز پڑھا گیا۔ پھر تین شبانہ روز مواجہہ شریف میں مسلسل تلاوت قرآن عظیم جاری رہی)۔

(۱۰) کفن پر کوئی دوشالہ یا قیمتی چیز یا شامیانہ نہ ہو۔ کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

(۱۱) فاتحہ کے کھانے سے اغنیا کو کچھ نہ دیا جائے، صرف فقرا کو دیں۔ اور وہ بھی اعزاز اور خاطر داری کے ساتھ، نہ کہ جھڑک کر۔ غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

(۱۲) اعزا سے اگر بہ طیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ میں ہفتہ میں دو تین بار ان اشیا سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا برف، خانہ ساز اگر چہ بھینس کے دودھ کا ہو۔ مرغ کی بریانی۔ مرغ پلاؤ۔ خواہ بکری کا شامی کباب۔ پراٹھے اور بالائی، فیرینی، ارد کی پھریری دال مع ادرک و لوازم۔ گوشت بھری کچوریاں۔ سیب کا پانی۔ انار کا پانی۔ سوڈے کی بوتل۔ دودھ کا برف۔ اگر روزانہ ایک چیز ہو سکے یوں کرو یا جیسے مناسب جانو۔ مگر بطیب خاطر۔ میرے لکھنے پر مجبورانہ نہ ہو۔

(۱۳) ننھے میاں سلمہ کی نسبت جو خیالات حامد رضا خاں کے ہیں میں نے تحقیق کیا سب غلط ہیں اور وہ احکام بے اصل، یہ شرعی مسئلہ سے کہتا ہوں، نہ روایت سے۔ ان کی غلط فہمی ہے ان پر ان کی اطاعت و محبت واجب ہے۔ اور ان پر ان سے محبت و شفقت لازم۔ جو اس کے خلاف کرے گا اس سے میری روح ناراض ہوگی۔

(۱۴) رضا حسین، حسنین اور تم سب محبت واتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباعِ شریعت نہ چھوڑو، اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے۔ والسلام۔

۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعہ مبارکہ ۱۲ ربج کر ۲۱ رمنٹ پر یہ وقتی وصایا قلم بند ہوئے۔

دستخط........

بقلم خود بحالت صحت حواس۔ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَصَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اِلٰى اَبَدِ الْاٰبِدِيْنَ. آمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

بعض واقعات

وصیت نامہ تحریر کرایا پھر اس پر خود عمل کرایا۔ وصال شریف تک کے تمام کام گھڑی دیکھ کر ٹھیک وقت پر ارشاد ہوتے رہے، جب دو بجنے میں ۴ منٹ باقی تھے وقت پوچھا عرض کیا گیا۔ فرمایا گھڑی کھلی ہوئی سامنے رکھ دو۔ یکا یک ارشاد فرمایا۔ تصاویر ہٹا دو، یہاں تصاویر کا کیا کام۔ یہ خطرہ گزرنا تھا کہ خود ارشاد فرمایا۔ یہی کارڈ، لفافہ، روپیہ، پیسہ۔ پھر ذرا وقفہ سے برادر معظم حضرت مولانا مولوی محمد حامد رضا خانصاحب سے ارشاد فرمایا۔ وضو کرآؤ، قرآن عظیم لاؤ۔ ابھی وہ تشریف نہ لائے تھے کہ برادرم مولانا مصطفٰے رضا خاں صاحب سلمہ سے پھر ارشاد ہوا۔ اب بیٹھے کیا کر رہے ہو، یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف تلاوت کرو۔ اب عمر شریف سے چند منٹ رہ گئے ہیں۔ حسب الحکم دونوں سورتیں تلاوت کی گئیں۔ ایسے حضور قلب اور تیقظ سے سنیں کہ جس آیت میں اشتباہ ہوا یا سننے میں پوری نہ آئی یا سبقت زبان سے زیر، زبر میں اس وقت فرق ہوا خود تلاوت فرما کر بتادی۔

اس کے بعد سید محمود علی صاحب ایک مسلمان ڈاکٹر عاشق حسین صاحب کو اپنے ہمراہ لائے ان کے ساتھ اور لوگ بھی حاضر ہوئے۔ اس وقت جو جو حضرات اندر گئے سب کے سلام کے جواب دیے۔ اور سید صاحب سے دونوں ہاتھ بڑھا کر مصافحہ فرمایا۔ ڈاکٹر

اعتراض وجواب واقعہ حکیم برکات احمد مرحوم

''الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا''۔ (حصہ دوم صفحہ)

اس عبارت کا حاصل صرف یہ ہے کہ اعلی حضرت فاضل بریلوی نے ایک مقبول بارگاہ رسالت حکیم برکات احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھانے پر مسرت کا اظہار کیا اور حمد باری بجالائے نہ یہ کہ اعلیٰ حضرت نے اس خواب کی بنا پر جو مولانا برکات احمد صاحب کے بارے میں کسی خدارسیدہ نے دیکھا تھا خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امام تصور کرلیا اور اس پر فخر کیا، یہ مخالفین کا افترا اور محض بکواس ہے، اس پر الملفوظ کی عبارت کا کوئی لفظ دلالت نہیں کرتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے کسی امتی پر کرم فرماتے ہوئے اس کی نماز جنازہ پڑھنا کوئی بعید نہیں لیکن یہ لازم نہیں کہ یہ نماز جنازہ ظاہری نماز جنازہ کی جماعت میں شامل ہوکر ہی ادا کی جائے اور اگر بالفرض ساتھ بھی ہوتو کیا استحالہ۔کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری میں حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتدا میں نمازیں ادا نہیں فرمائیں۔

یہاں یہ بھی ثابت ہوگیا کہ امام کا ماموم سے نہ افضل ہونا ضروری ہے نہ تساوی اور یہ کہ نبی غیر نبی کی اقتدا میں نماز ادا کرسکتا ہے۔الغرض مخالفین کا اعتراض بالکل لچر ہے۔

مسئلہ حفاظت قرآن اور علمائے وہابیہ کے جھوٹے الزامات

سائل نے قرآن پاک کے تبیاناً لکل شئ ہونے کا دوام ثابت کرنے کے لیے یہ دلیل پیش کی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے الفاظ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔''اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ'' اور جب الفاظ محفوظ تو معانی بھی محفوظ اس لیے کہ معانی الفاظ سے جدا نہیں ہوسکتے۔اور معانی کی صفت ہے ''تبیاناً لکل شئ'' ہونا تو یہ صفت بھی معانی کے ساتھ محفوظ لہٰذا ثابت ہوا کہ ''اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ'' ہی سے قرآن پاک کے ''تبیاناً لکل شئ''